خوابوں کی حقیقت، تعبیر، آداب و احکام اور کچھ مخصوص خوابوں
پر مشتمل چالیس احادیث نبویہ کا گراں قدر مجموعہ
بنام

خوابوں کے شہر میں

تالیف

مُفتی محمد رئیس اختر مصباحی بارہ بنکوی

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن
حیدر آباد، دکن

خوابوں کی حقیقت، تعبیر، آداب واحکام اور کچھ مخصوص خوابوں پر مشتمل
چالیس احادیث نبویہ کا گراں قدر مجموعہ

اربعین

خوابوں کے شہر میں

تالیف:

مفتی محمد رئیس اختر مصباحی بارہ بنکوی

ناشر:

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد، دکن

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

سلسلۂ کتاب بزبان اردو: 195 ✿ سلسلۂ اشاعت بزبان اردو: 91

✿......نام کتاب : **خوابوں کے شہر میں**

✿......مؤلف : مفتی محمد رئیس اختر مصباحی
شیخین ٹولہ، سدھور، ضلع بارہ بنکی، یوپی، انڈیا۔

✿......اشاعت باراول: 1442ھ/2022ء

(بموقع عرس حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی قدس سرہ)

✿......باہتمام : محمد بشارت علی صدیقی اشرفی، جدہ، حجاز مقدس۔

✿......ناشر : اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن۔

✿......صفحات : 80/- ✿......ہدیہ :

✿ ملنے کے پتے ✿

☆......مؤلف-مفتی محمد رئیس اختر مصباحی۔ 09198411527
☆......سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی۔ 09867934085
☆......اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد۔ 09502314649
☆......مکتبہ فیضان اشرفی، جامع اشرف، کچھوچھہ شریف۔ 09451619386
☆......عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد۔ 09440068759
☆......مخدوم اشرف اکیڈمی، ہبلی، کرناٹک۔ 09886019710
☆......مکتبہ سہروردیہ، گتی، اننت پور، آندھرا پردیش۔ 07013242112

انتساب

امام اعظم
ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

✿

غوث اعظم
سید محی الدین عبد القادر جیلانی

✿

ہم شبیہ غوث اعظم
سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

✿

مجدد اعظم
امام احمد رضا خان قادری بریلوی

✿

محدث اعظم
سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

✿

سرکار کلاں
سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

✿

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی

✿✿✿

عرضِ دل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خداے تعالیٰ، بے شمار درود وسلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کے اہلِ بیت اور محبوب اَصحاب پر اور ائمۂ شریعت وطریقت پر۔

علماے اسلام نے اربعین یا چالیس احادیث پر کئی ہزار کتابیں مختلف انداز سے ترتیب دی ہیں اور انھیں اپنے لیے سعادت مندی اور اخروی نجات کا ذریعہ تصور کرتے ہوئے ہر زمانے میں ان کی جمع وترتیب کا اہتمام کیا ہے۔

اربعین نویسی کی تاریخ میں تلمیذ امام اعظم ابوحنیفہ (80-150ھ) امام عبداللہ بن مبارک (م:181ھ/ 797ء) کا نام اُن اولین محدثین میں لیا جاتا ہے، جنھوں نے اس فن میں پہلی کتاب تصنیف فرمائی، آپ کی جمع کردہ اربعین اب مفقود ہے۔

امام محمد بن اسلم طوسی (م:242ھ/ 856ء) ایک دوسرے محدث ہیں جن کی اربعین آج بھی دست یاب ہے، اور اس کے مختلف ایڈیشنز بھی شائع ہو کر منظر عام پر چکے ہیں۔

امام حسن بن سفیان النسوی (م:303ھ/ 915ء) کی جمع کی ہوئی اربعین بھی اولین مجموعات میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ اربعین بھی دست یاب ہے اور ہمارے ادارے سے اس کا ترجمہ مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی مدظلہ کر رہے ہیں۔

امام ابوبکر بن حسین آجری (م:360ھ/ 971ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی ہے۔ اس اربعین کا ترجمہ ہمارے ادارے کی تحریک پر مولانا دانش مصباحی صاحب نے کیا ہے، جو بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

صوفیاے کرام نے بھی اپنے مزاج کے مطابق اس شعبہ میں اہم تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، امام ابوعبدالرحمن سلمی شافعی (325-412ھ) اُن اولین صوفیا میں سے ہیں، جنھوں نے تصوف پر اربعین جمع کی تھی، آپ کی جمع کردہ اربعین "کتاب الأربعين فی التصوف" کے نام سے مشہور ومعروف ہے، اس کا سب سے پہلا اردو ترجمہ بنام "اربعین تصوف" 2014ء میں علامہ مولانا عبدالمالک مصباحی مدظلہ (جونی الوقت دارین اکیڈمی، رانچی کے ڈائریکٹر ہیں) نے کیا تھا، جسے ہمارے ادارے نے 2015ء میں عرس محدث اعظم ہند کے موقع پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کی تھی، یہ کتاب ہمارے ادارے کی اولین اشاعتوں میں سے ایک ہے۔

امام ابوعبدالرحمن سلمی کے ہم زمانہ امام ابوسعد احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ مالینی ہروی (م:412ھ/ 1022ء) نے بھی ترتیب اربعین کا اہتمام کیا ہے۔ آپ کی ترتیب کردہ اربعین "الأربعون الصوفية" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو بھی اس میدان کی اولین کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس اربعین کا پہلا اردو ترجمہ ہمارے ادارے کے ریسرچ اسوسیٹ علامہ مولانا میزان الرحمٰن علائی اشرفی امجدی زید مجدہ نے کیا ہے، جو عن قریب منظر عام پر آنے والا ہے۔

صاحب رسالہ قشیریہ امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری شافعی (376-465ھ) نے بھی تصوف پر "اربعین" ترتیب دی ہے، جس کا نام "کتاب الأربعين فی تصحيح المعاملة" ہے، اس مبارک رسالے کا سب سے پہلا سلیس اردو ترجمہ ہماری تحریک پر فاضل اشرفیہ مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی صاحب (ناظم اعلیٰ - دار العلوم اشرف العلوم، لکھی پور، اتر دیناج پور، مغربی بنگال) نے کیا ہے۔

اسی طرح صاحب "حلية الأولياء" امام ابونُعیم اصفہانی شافعی (م:430ھ/ 1038ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی۔

عظیم حنبلی متکلم وصوفی امام عبداللہ انصاری ہروی (م:481ھ/ 1089ء) نے توحید اور علم کلام کے موضوع پر ایک اہم اربعین یادگار چھوڑی ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ کافی دراز ہوا اور اب تک ہزاروں اربعینات تیار ہو چکی ہیں۔

ہمارے برصغیر میں بھی یہ سلسلہ نہایت اہتمام کے ساتھ جاری رہا۔ خلیفۂ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی (539-632ھ)- حضرت قاضی حمید الدین ناگوری، دہلوی (م: 643ھ)- جو قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی (568-634ھ) کے استاذ بھی تھے نے ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ سرزمین ہندوستان پر ترتیب دی جانے والی پہلی اربعین ہے اور مخطوطہ کی شکل میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے، اللہ کرے کوئی صاحب تحقیق اس طرف توجہ کریں اور اس اہم اربعین کا تحقیقی ایڈیشن مع اردو ترجمہ جلد سے جلد منظر عام پر لے آئیں۔ آمین!

سلسلۂ سہروردیہ کے عظیم ترین صوفیہ میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین حسین بخاری (707-785ھ) کا نام آتا ہے، آپ نے بھی تصوف وعرفان پر ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ اب مفقود ہے، بس کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

سلسلۂ عالیہ کبرویہ کے عظیم شیخ، فاتح کشمیر حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی (714-786ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی، جو چند سال پہلے طبع ہوئی ہے۔

امام المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی (958-1052ھ) نے بھی اس میدان میں عربی زبان میں "جمع الأحاديث الأربعين في أبواب علوم الدين" ترتیب دی اور فارسی میں اس کا ترجمہ "الأحاديث الأربعين في نصيحة الملوك و السلاطين" کے نام سے کیا ہے۔ اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی (971-1034ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی جو آپ کے مجموعۂ رسائل میں شامل ہے۔

پھر امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114-1176ھ) اور ان کے بعد امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی (1272-1340ھ) نے بھی اس شعبہ میں طبع آزمائی فرمائی ہے۔ ان اربعینات کے علاوہ بھی کئی اربعینات ہیں، جن کی تفصیل یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبداللہ معروف بکاتب چلپی (م: 1067ھ) نے امام سیدنا عبداللہ بن مبارک (م: 181ھ) سے لے کر اپنے زمانے تک تقریباً 60/ اربعینات کا تذکرہ کیا ہے۔

پاکستانی محقق محمد عالم مختار حق صاحب نے اردو زبان میں اربعین نویسی پر ایک جامع اشاریہ بنام "اردو میں اربعینات" ترتیب دیا ہے اور اس میں 570/اربعینات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ بھی پڑھنے کے لائق ہے۔

مصری محقق سہل العود نے ایک جامع اشاریہ "المعين على معرفة كتب الأربعين من أحاديث سيد المرسلين ﷺ" ترتیب دیا ہے۔ جس میں انھوں نے تقریباً 529/اربعینات کا ذکر کیا ہے۔ یہ بھی ایک لاجواب اشاریہ ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ اور اشاریے ہیں، جن کا ذکر پھر کبھی کیا جائے گا۔

الحمد للہ رب العالمین! اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن نے بھی اس حوالے سے کچھ کرنے کی سعی کی ہے، جدید عنوانات پر 40/سے زائد اربعینات زیر ترتیب ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اکابر محدثین کے قدیم وجدید اربعینات کا اردو میں ترجمہ کروا کر شائع کرنا بھی خدمت اربعینات میں شامل ہے۔

اسی مبارک سلسلے کے تحت میں نے بھی زمانے کی ضروریات کے مطابق چند عناوین کا انتخاب کر کے ان کا خاکہ تیار کیا اور اربعینات ترتیب دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق اور سرکار دو عالم ﷺ کی عنایت سے کسی حد تک اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش بھی کر رہا ہوں۔ ان اربعینات میں سے ایک "خوابوں کے شہر میں" بھی ہے۔

اس علمی سفر میں کچھ احباب کا مسلسل ساتھ رہا، بالخصوص ہمارے عزیز مفتی محمد رئیس اختر مصباحی بارہ بنکوی زید مجدہ کا، جنھوں نے اس اربعین "خوابوں کے شہر میں" کو جمع و مرتب کیا، شگفتہ اور سلیس اردو میں ترجمہ اور ضروری تشریح کا کام کیا، ساتھ ہی اپنے مفید مشوروں سے حوصلہ افزائی کی اور کتاب کی اشاعت تک ساتھ دیتے رہے۔ میں مولانا موصوف کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یہ بات یہاں ذکر کرنا مناسب ہے کہ مفتی محمد رئیس اختر مصباحی صاحب بھی اس تحریک اربعینات کے اہم رکن ہیں، مولانا نے ذاتی دل چسپی سے اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کے تحت کئی اربعینات ترتیب دی ہیں، جیسے امت خیر الانام ["أمتي "

کی تعبیر پر مشتمل چالیس ایمان افروز احادیث کا مجموعہ مع اردو ترجمہ وتحقیق وتخریج]، بے حساب جنتی (اربعین) اورنبوی وصیتیں (اربعین)۔ یہ تمام اربعینات اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد دکن کے زیر اہتمام چھپ رہی ہیں۔

"خوابوں کے شہر میں"، اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کے سلسلۂ تحقیقات کے تحت 195 ویں کتاب ہے اور سلسلۂ اشاعت سے گزرنے والی 91 ویں کتاب ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے اس خدمت کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین وارا کین "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" کو مزید دینی وعلمی خدمات کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نافع اور فیض بخش بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

فقیر غوث جیلاں وسمناں

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس

تقدیم:

"خواب" ایک حقیقت ہے!

ادیب شہیر حضرت

مفتی توفیق احسن برکاتی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

ہمیں خواب کیوں دکھائی دیتے ہیں؟ اس سلسلے میں حضرت سیدنا حکیم ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"خواب کا سبب یہ ہوتا ہے کہ انسان جب سوتا ہے تو اس کے نفس کا نور پھیلتا ہے یہاں تک کہ دنیا میں گھومتا ہوا ملکوت کی طرف بلند ہو جاتا ہے۔ چیزوں کا معائنہ کرتا ہے پھر واپس اپنی اصل جگہ لوٹ آتا ہے۔ پھر اگر وہ نور موقع پاتا ہے تو اپنا مشاہدہ عقل پر پیش کرتا ہے اور عقل اسے یاد رکھنے کے لیے اس کی حفاظت کرتی ہے۔"[۱]

بلفظ دیگر انسان کے ظاہری پانچ حواس جب کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور ان میں اضمحلال کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو روح حیوانی ظاہری حواس کو چھوڑ کر باقی حواس کی طرف رجوع کرتی ہے اور نفس انسانی حافظہ میں موجود افکار واوہام کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو انسان "خوابوں کے شہر" میں پہنچ جاتا ہے، جو یادیں اس کے حافظہ سے چپک کر رہ جاتی ہیں انھیں بیدار ہونے کے بعد وہ بیان کر سکتا ہے اور بہت کچھ اس کے نسیان کی نذر ہو جاتا ہے۔

۱۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، از: امام عبد الرؤف مناوی، ص: ۵۹، ج: ۴۔

خواب کی حقیقت سے متعلق علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''بعض علمائے تعبیر نے کہا ہے کہ انسان خوابوں کو روح کے ذریعہ دیکھتا ہے اور عقل سے سمجھتا ہے۔ روح کا مستقر وسطِ قلب ہے اور قلب کا تعلق دماغ سے ہے، روح نفس کے ساتھ معلق ہے۔ چناں چہ جب انسان سو جاتا ہے تو روح چراغ یا آفتاب کی مانند ممتد ہوتی ہے اور اللہ کے نور اور ضیا کی مدد سے فرشتے کی جانب سے دکھائے جانے والے خواب کو دیکھتی ہے اور واپس اپنے نفس کی طرف آنا ایسا ہے جیسا کہ سورج سے بادل چھٹ جائے اور بیداری کی صورت میں خواب میں دیکھا جانے والا واقعہ اسے یاد رہتا ہے۔ اور بعض کی رائے ہے کہ حسِ روحانی حس جسمانی کے مقابلے میں ارفع واشرف ہے اس لیے حس روحانی سے انسان آئندہ ہونے والی اشیا کو دیکھتا ہے اور حس جسمانی سے جو سامنے موجود ہوں اسے دیکھتا ہے۔''[۱]

''خواب'' ایک حقیقت ہے، اس لیے اس کو بالکلیہ رد نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں، وہ نہ سچے خوابوں کے قائل ہیں نہ محض خواب کو مانتے ہیں نہ ان کی تعبیر کو تسلیم کرتے ہیں۔ حاشیہ حسن چلپی میں ہے:

''معتزلہ کے نزدیک خواب مطلقاً باطل ہے۔''

خواب کوئی باطل خیال ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اچھے خواب کو نبوت کے ٹکڑوں میں سے چھیالیسواں ٹکڑا قرار دیا ہے اور نزول وحی سے قبل چھ مہینوں تک انھیں سچے خواب آتے رہے۔ ان خوابوں کی حقیقت یہ ہوتی کہ جو کوئی واقعہ خواب میں دیکھتے بعینہ وہی واقعہ بیداری میں پیش آتا اور صبح کے اجالے کی طرح اس خواب کا سچا ہونا لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جاتا۔ یہ سلسلہ چھ ماہ تک چلا اس کے بعد نزول وحی کا آغاز ہوا۔

لیکن خواب ''حجت شرعی'' بھی نہیں کہ مشاہدۂ خواب پر مسائل واحکام شرعیہ کی بنیاد رکھ دی جائے۔ یعنی الہام وخواب احکام شرعیہ کی معرفت کے اسباب میں سے نہیں بالخصوص

۱۔ تعطیر الانام فی تعبیر المنام، از: عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی، ص: ۴۴، ۴۵۔

جب وہ قرآن وسنت کے تقاضوں کے خلاف ہوں۔

علامہ عبدالغنی نابلسی نے ''الحدیقة الندية شرح الطريقة المحمدية'' میں تحریر فرمایا ہے:

''زندیق وبے دین لوگوں کا یہ نظریہ ہے: قرآن وسنت کے بغیر اللہ عزوجل کے احکام پر عمل کے لیے الہام وخواب کافی ہیں۔''

ولی کے الہام وخواب کا حکم یہ ہے کہ جو احکام اس کے نبی اس کی طرف لے کر آئے وہ اس نے بیداری کی حالت میں قبول کیے اور اب وہ احکام اس پر خواب میں بھی ظاہر کر دیے گئے تو وہ ان کو قبول کر لیتا ہے۔ حاصل یہ کہ وہ الہام وخواب اس کے لیے پوشیدہ باتوں کو فقط ظاہر کرنے والے ہیں، وہ کسی حکم شرع کو پہچاننے کا سبب نہیں بن سکتے۔ اس موضوع پر علم کلام میں دل چسپ بحثیں ملتی ہیں، انھیں وہاں دیکھا جائے۔

آیئے غور کریں، قرآن واحادیث میں ''خواب'' پر کیا حقائق ملتے ہیں:

(۱)- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لهم البشرىٰ فى الحيوة الدنيا وفى الاٰخرة۔

[سورۂ یونس؛ ۱۰: ۶۴]

ترجمہ:

انھیں خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

بعض مفسرین نے کہا کہ اس آیہ کریمہ میں ''بشرىٰ فى الدنيا'' سے وہ مبشرات مراد ہیں جو دنیا میں انسان خوابوں کی صورت میں دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھے جاتے ہیں اور ''فى الاٰخرة'' سے مراد روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ذکر فرمائی ہے:

عن النبی ﷺ فی قوله: لهم البشرىٰ فى الحيوة الدنيا وفى الاٰخرة. قال: "الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له۔"[۱]

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل، ص: ۴۴۵، ج: ۶۔

علامہ ابن جریر طبری نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے ان سے اسی آیہ کریمہ سے متعلق سوال کیا تو جواباً فرمایا کہ تو نے ایسا سوال کیا جو آج تک مجھ سے کسی نے نہیں کیا، اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سچے خواب ہیں جنھیں مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے، یہ دنیاوی زندگی میں اس کے لیے بشارت ہے اور آخرت کی بشارت جنت ہے۔[1]

مفسر قرآن علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ اس آیہ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں:

"اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمان داروں کو قرآن کریم میں جابجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقتِ خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفت الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا، اس لیے ولی جب خواب دیکھتا ہے تو اس کا خواب حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتا ہے۔"[2]

(۲)-اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام پر احسان جتلاتے ہوئے فرمایا:

وکذلك يجتبيك ربك ويعلمك من تاويل الأحاديث۔

[سورۂ یوسف؛۱۲:۶]

ترجمہ:

اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا۔

(۳)-ایک مقام پر ہے:

وکذلك مكنا ليوسف فی الارض ولنعلمه من تاويل الأحاديث۔

[سورۂ یوسف؛۱۲:۲۱]

ترجمہ:

---

[1] تفسیر طبری، ابن جریر بطری، ص:۱۳۶، ج:۱۵۔

[2] خزائن العرفان۔

اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ (رہنے کا ٹھکانا) دیا اور اس لیے کہ اسے باتوں کا انجام سکھائیں۔

(۴)-ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رب قد اٰتيتنی من الملك وعلمتنی من تاويل الأحاديث۔

[سورۂ یوسف؛۱۲:۱۰۱]

ترجمہ:

اے میرے رب! بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا۔

امام بن جریر طبری نے "تاویل الاحادیث" کی تفہیم میں "تعبیر الرویا، عبارۃ الرویا، تاویل الکلام" جیسی ترکیبیں استعمال کی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انھیں خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا تھا اور علم وکلام کی دولتیں بخشی تھیں۔ سورۂ یوسف (آیت: ۳۶ تا ۴۹) میں حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے پیش ہوئے دو خوابوں کا ذکر موجود ہے، ایک خواب ان دو قیدیوں کا دیکھا ہوا جس کی تعبیر مصر کے قید خانے میں انھوں نے ارشاد فرمائی اور دوسرا خواب بادشاہِ مصر کا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دونوں خوابوں کی تعبیر بیان فرمائی اور جیسی تعبیر کہی تھی حقیقت میں ویسا ہی واقع ہوا۔

(۵)- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کا ارادہ فرمانے سے پہلے مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا اور اس کا ذکر اپنے اصحاب سے فرمایا، تو انھیں خوشی ہوئی اور انھیں خیال ہوا کہ اسی سال ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے، لیکن جب مسلمان حدیبیہ کی صلح کے بعد واپس ہوئے تو منافقین نے طنز کیا اور کہا وہ خواب کیا ہوا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لقد صدق اللّٰهُ رسولَه الرءيا بالحق لتدخُلُن المسجد الحرام ان شاء الله اٰمنين محلقين رءوسهم ومقصّرين لا تخافون، فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذلك فتحاً قريباً۔

[سورۂ فتح؛۴۸:۲۷]

ترجمہ:

بے شک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب، بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ چاہے امن وامان سے، اپنے سروں کو بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف، تو اس نے جانا جو تمھیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی۔

خدا کا کرم ایسا ہوا کہ مسلمان اگلے سال فاتحانہ شان وشوکت کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور منافقین کو منہ کی کھانی پڑی۔

علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''تعطیر الانام فی تعبیر المنام'' میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اس خواب میں ان کو براہ راست بغیر اس فرشتہ کے جو خوابوں پر مامور ہے بشارت دی گئی۔ یہ خواب اتنا واضح اور روشن ہے کہ اس کی تعبیر وتفسیر کی چنداں ضرورت نہیں، کیوں کہ یہ خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس خواب کی طرح صریح ہے جس میں آپ اپنے فرزند کو ذبح کر رہے تھے۔''

(۶)-حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں ارشاد فرمایا:

انی اری فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تری، قال یأبت افعل ما تومر ستجدنی ان شاء اللہ من الصٰبرین، فلما اسلما وتلّه للجبین ونادینٰه ان یابراهیم قد صدقت الرءیا انا كذلك نجزی المحسنین۔

[سورۂ صافات:۳۷:۱۰۲تا۱۰۵]

ترجمہ:

میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ کہا: اے میرے باپ! کیجیے، جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے، تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھ دی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا۔ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بے شک تو نے خواب سچ کر دکھائی، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

مفسرین نے فرمایا کہ انبیا کے خواب حق ہوتے ہیں اور ان کے انعام بہ حکم رب ہوتے ہیں۔ یعنی انھیں خواب میں بھی وحی کی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں فرزند کی قربانی کا حکم ہوا اور انھوں نے اس حکم کی تعمیل کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں

انعام وبرگزیدگی عطا فرمائی۔

اب احادیث نبویہ کی روشنی میں خواب اور اس کی تعبیر کے حقائق ملاحظہ فرمائیں، ویسے تو خود اس کتاب میں چالیس احادیث کریمہ مذکور ہیں جن کا غالب موضوع خواب اور خوابوں کی تعبیر وتفسیر کا بیان ہے لیکن چند اہم فرامین پر ہم بھی گفتگو کرتے ہیں:

(۱)-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے:

اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المومن تكذب وأصدقهم رؤيا أصدقهم حديثا ورؤيا المسلم جزء من خمسة وأربعين جزء من النبوة۔[۱]

یعنی جب زمانہ قریب آئے گا مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور تم میں اس شخص کا خواب زیادہ سچا ہوگا جو بات کہنے میں زیادہ سچا ہوگا اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس (۴۵) ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

اس موضوع کی اور بھی احادیث ہیں جن میں چھیالیس (۴۶) کا ذکر ہے، کچھ میں ستر (۷۰) کا ذکر ہے، ان تمام مرویات پر چودھویں صدی کے عظیم ومحدث ومحقق وفقیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ یوں اظہار خیال فرماتے ہیں:

''حدیثیں اس بارے میں مختلف ہوئیں، چوبیسواں، پچیسواں، چالیسواں، چوالیسواں، پینتالیسواں، چھیالیسواں، پچاسواں، سترھواں، چھہترواں ٹکڑا سب وارد ہیں، لہٰذا فقیر نے مطلق ایک ٹکڑا کہا اور اکثر احادیث میں چھیالیسواں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔''[۲]

امام احمد رضا قادری نے ایسی حدیثوں کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''مسلمان کی خواب نبوت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔''

علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ''الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية'' میں حضرت امام نووی کی شرح مسلم کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی شافعی علیہ الرحمہ اور دیگر علما نے نقل فرمایا کہ بعض علما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ پر تیئیس سال تک وحی نازل ہوئی، تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور

۱-صحیح مسلم، کتاب الرویا، باب فی کون الرویا من اللہ، حدیث:۵۹۰۵-

۲-فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۲، ص:۲۷۱-

دس سال مدینہ منورہ میں اور اس سے چھ مہینے قبل سچے خواب دکھائے گئے اور یہی چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (یعنی جب چھ ماہ کی نسبت ۲۳ سال کی طرف کی تو وہ اس کا چھیالیسواں حصہ بن گیا۔)

اور خلاصہ کلام کے طور پر لکھا کہ خواب الہامِ روحانی کے مرتبہ میں ہے، احکام شرعیہ کی معرفت کے اسباب میں سے نہیں ہے۔ البتہ دین دار اور نیک لوگوں کے حق میں الہام اور خواب، نبوت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اور وحی کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے اور اہل تقویٰ بدعت وگناہ سے بچتے ہوئے قرآن وسنت کے مطابق اپنے ظاہر وباطن کی اصلاح کے بعد ان دونوں پر اعتماد کرتے ہیں۔

(۲)- بخاری ومسلم کی روایت ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں:

الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان۔

[صحیح مسلم، کتاب الرویا]

یعنی اچھا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔

(۳)- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات، قالوا: وما المبشرات؟ قال: الرؤیا الصالحۃ یراھا المومن أو تری لہ۔

یعنی بشارتوں کے سوا نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں رہی، صحابہ نے پوچھا کہ بشارتوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا:

سچا خواب جو مومن دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

سنن دارمی کی روایت یوں ہے:

ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات۔

یعنی نبوت تو ختم ہوگئی، البتہ خوش خبری دینے والے (خواب) باقی رہ گئے۔

نبی غیب کی خبریں دیتا ہے اور اللہ کے نیک بندے جو خواب دیکھتے ہیں اس میں بھی آئندہ کی بشارتیں ہوتی ہیں۔

شیخ ابوالفضل حسین بن ابراہیم تقلیسی لکھتے ہیں:

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خواب نبوت کے قائم مقام ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ جو چیز کسی اعلیٰ وافضل چیز کے قائم مقام ہوتے ہیں وہ بھی اعلیٰ وافضل ہوتے ہیں تو ثابت ہوا کہ خواب ایک اعلیٰ وافضل چیز ہے۔

قرآن واحادیث کی ان تشریحات سے اندازہ ہوا کہ خواب ایک حقیقت ہے اور علم تعبیر ایک مسلم الثبوت فن ہے۔ اب کچھ باتیں اور:

دنیا جانتی ہے کہ ہر چیز کا موجد حقیقی تو اللہ رب العزت ہے لیکن عرف عام میں موجد کی نسبت اس مخصوص کی طرف کی جاتی ہے جس نے اس علم کو دنیا میں رواج دیا ہو، اس لیے محققین نے حضرت یوسف علیہ السلام کو "علم تعبیر" کا موجد قرار دیا ہے کیوں کہ انھیں ہی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ علم عطا فرمایا۔

مشہور تابعی امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ کو خوابوں کی تعبیر کا امام مانا گیا ہے۔ اللہ عزوجل نے انھیں خوابوں کی تعبیر دینے میں ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ چھٹی صدی ہجری میں ابوالفضل حسین بن ابراہیم محمد تقلیسی نے اس فن کی مہتم بالشان اکیس کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی مشہور زمانہ کتاب "کامل التعبیر" تحریر وتالیف کی تو عہد آل سلجوق کے بادشاہ قزل ارسلان ثانی کے حضور پیش کیا جو ۵۵۵ھ میں تخت سلطنت پر متمکن ہوا تھا۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ دار الاشاعت، کراچی کا مطبوعہ راقم کی تحویل میں ہے جس کے مختصر مقدمہ میں اس فن کے مبادیات واحوال واغراض اور اپنی کتاب کے مصادر ومراجع کا ذکر کیا گیا ہے، اس کی روشنی میں علم تعبیر ایسا علم ہے جس میں خوابوں کی تعبیر کے اصول وقواعد بیان کیے جاتے ہیں، اس علم کا موضوع خواب ہے اور غرض یہ ہے کہ خواب کی تعبیر صحیح صحیح دی جائے اور غلط تعبیر دینے سے انسان محفوظ رہے۔

علم تعبیر میں ماہر ہونے کے لیے درج ذیل علوم کو جاننا بے حد ضروری ہے:

علم تفسیر، علم حدیث، علم ضرب الامثال، اشعار عرب، نوادر، علم اشتقاق، علم صرف کا ایک حصہ، علم لغت، علم الفاظ متداولہ۔

علم تعبیر میں اکثر اولیائے کرام اور علمائے ربانی کو دسترس ہوتی ہے لیکن ان میں چھ بزرگوں کو یکتائے زمانہ اور ماہر قرار دیا گیا ہے جن کے اقوال اس علم میں بطور سند پیش کیے

دس سال مدینہ منورہ میں اور اس سے چھ مہینے قبل سچے خواب دکھائے گئے اور یہی چھیالیس
ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (یعنی جب چھ ماہ کی نسبت ۲۳ سال کی طرف کی تو وہ اس کا
چھیالیسواں حصہ بن گیا۔)

اور خلاصہ کلام کے طور پر لکھا کہ خواب الہامِ روحانی کے مرتبہ میں ہے، احکام
شرعیہ کی معرفت کے اسباب میں سے نہیں ہے۔ البتہ دین دار اور نیک لوگوں کے حق میں
الہام اور خواب، نبوت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اور وحی کے طریقوں میں سے ایک
طریقہ ہے اور اہل تقویٰ بدعت و گناہ سے بچتے ہوئے قرآن وسنت کے مطابق اپنے ظاہر
وباطن کی اصلاح کے بعد ان دونوں پر اعتماد کرتے ہیں۔

(۲)- بخاری ومسلم کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

الرؤیا من الله والحلم من الشیطان۔

[صحیح مسلم، کتاب الرویا]

یعنی اچھا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے۔

(۳)- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات، قالوا: وما المبشرات؟ قال: الرؤیا الصالحة یراها المومن أو تری له۔

یعنی بشارتوں کے سوا نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں رہی، صحابہ نے پوچھا کہ بشارتوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا:

سچا خواب جو مومن دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

سنن دارمی کی روایت یوں ہے:

ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات۔

یعنی نبوت تو ختم ہوگئی، البتہ خوش خبری دینے والے (خواب) باقی رہ گئے۔

نبی غیب کی خبریں دیتا ہے اور اللہ کے نیک بندے جو خواب دیکھتے ہیں اس میں بھی آئندہ کی بشارتیں ہوتی ہیں۔

شیخ ابوالفضل حسین بن ابراہیم تقلیسی لکھتے ہیں:

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خواب نبوت کے قائم مقام ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ جو چیز کسی اعلیٰ وافضل چیز کے قائم مقام ہوتے ہیں وہ بھی اعلیٰ وافضل ہوتے ہیں تو ثابت ہوا کہ خواب ایک اعلیٰ وافضل چیز ہے۔

قرآن واحادیث کی ان تشریحات سے اندازہ ہوا کہ خواب ایک حقیقت ہے اور علم تعبیر ایک مسلم الثبوت فن ہے۔ اب کچھ باتیں اور:

دنیا جانتی ہے کہ ہر چیز کا موجد حقیقی تو اللہ رب العزت ہے لیکن عرف عام میں موجد کی نسبت اس شخص کی طرف کی جاتی ہے جس نے اس علم کو دنیا میں رواج دیا ہو، اس لیے محققین نے حضرت یوسف علیہ السلام کو "علم تعبیر" کا موجد قرار دیا ہے کیوں کہ انھیں ہی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ علم عطا فرمایا۔

مشہور تابعی امام محمد بن سیری علیہ الرحمہ کو خوابوں کی تعبیر کا امام مانا گیا ہے۔ اللہ عزوجل نے انھیں خوابوں کی تعبیر دینے میں ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ چھٹی صدی ہجری میں ابوالفضل حسین بن ابراہیم محمد تقلیسی نے اس فن کی مہتم بالشان اکیس کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی مشہور زمانہ کتاب "کامل التعبیر "تحریر وتالیف کی تو عہد آل سلجوق کے بادشاہ قزل ارسلان ثانی کے حضور پیش کیا جو ۵۵۵ھ میں تخت سلطنت پر متمکن ہوا تھا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ دارالاشاعت، کراچی کا مطبوعہ راقم کی تحویل میں ہے جس کے مختصر مقدمہ میں اس فن کے مبادیات واحوال واغراض اور اپنی کتاب کے مصادر ومراجع کا ذکر کیا گیا ہے، اس کی روشنی میں علم تعبیر ایسا علم ہے جس میں خوابوں کی تعبیر کے اصول وقواعد بیان کیے جاتے ہیں، اس علم کا موضوع خواب ہے اور غرض یہ ہے کہ خواب کی تعبیر صحیح صحیح دی جائے اور غلط تعبیر دینے سے انسان محفوظ رہے۔

علم تعبیر میں ماہر ہونے کے لیے درج ذیل علوم کو جاننا بے حد ضروری ہے:

علم تفسیر، علم حدیث، علم ضرب الامثال، اشعار عرب، نوادر، علم اشتقاق، علم صرف کا ایک حصہ، علم لغت، علم الفاظ متداولہ۔

علم تعبیر میں اکثر اولیاے کرام اور علماے ربانی کو دسترس ہوتی ہے لیکن ان میں چھ بزرگوں کو یکتاے زمانہ اور ماہر قرار دیا گیا ہے جن کے اقوال اس علم میں بطور سند پیش کیے

جاتے ہیں:

حضرت دانیال، حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام محمد بن سیرین، حضرت جابر مغربی، حضرت ابراہیم کرمانی اور حضرت امام سماعیل بن اشعث۔ ان میں ابن سیرین بلحاظ شہرت علم تعبیر کے آسمان پر آفتاب ہیں۔

''علم تعبیر'' ایک افضل علم ہے کیوں کہ جس چیز کو اللہ عزوجل اپنے خاص انعامات میں شمار کرے اس کے افضل ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق تینوں آیات میں گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں مصر کی سلطنت اور علم تعبیر کی دولت فراواں عطا فرمائی اور اس کا شمار اپنے احسانوں اور انعاموں میں کیا، اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اس نعمت کے ملنے پر اپنے رب کا شکریہ ادا کیا۔

خواب کے اقسام:

بنیادی طور پر خواب تین طرح کے ہوتے ہیں:

(۱) حدیث نفس (۲) تخویف شیطان (۳) مبشرات خداوندی۔

خواب کی یہ تین قسمیں حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہیں، سنن ترمذی کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الرؤیا ثلاث: فرؤیا حق ورؤیا یحدث بھا الرجل نفسه ورؤیا تحزین من الشیطان۔[۱]

یعنی خواب تین قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) سچا خواب،

(۲) وہ خواب جس میں انسان خود سے بات کرتا ہے،

(۳) غم گین کرنے والا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

اسی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا وہ مشہور فرمان بھی ہے:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھی کو دیکھا، کیوں کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ خواب میں میری شکل میں ظاہر ہو۔

۱۔ سنن ترمذی، ابواب الرویا، باب فی تاویل الرویا، ص: ۵۲، ج: ۲۔

یاد رکھیں! ہر خواب تعبیر اور اعتبار کے لائق نہیں ہوتا، علم تعبیر کے ماہرین نے ایسے خوابوں کی سات قسمیں بیان کی ہیں۔ لیکن تعبیر کے لائق وہی قسم ہے جو حق تعالیٰ کی طرف سے بشارت واعلام ہو۔ سچا خواب اس لیے دکھایا جاتا ہے کہ بندہ محفوظ ہو اور طلب حق اور محب الٰہی میں اور زیادہ سرگرم ہو۔ ایسا خواب قابل تعبیر ہے اور اچھے نتائج رکھتا ہے۔ اور ایسا ہی خواب بیان کرنے کا حکم ہے لیکن ہر کسی سے نہیں بلکہ جو اس کا دوست ہو یا عالم ہو، ان کے سوا کسی اور سے اپنا خواب بیان بھی نہیں کرنا چاہیے۔ اچھا خواب بیان کرنا اور خوابوں سے متعلق دوسروں سے دریافت کرنا خود رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے جیسا کہ بخاری وغیرہ کی روایتوں میں صراحت ہے۔ [یہ کتاب خود اس موضوع کی چالیس احادیث پر مشتمل ہے] علم تعبیر کے ماہرین نے خواب کے بھی آداب بیان فرمائے ہیں اور معبر میں کن کن آداب وشرائط کا پایا جانا ضروری ہے اس کی بھی وضاحت کی ہے، نہ ہر خواب بیان کیا جاسکتا ہے نہ ہر کسی سے کہا جاسکتا ہے۔ احادیث میں جھوٹے خواب بیان کرنے پر وعیدوں کا تذکرہ بھی ہے۔

اتنی تفصیل سے بالکل عیاں ہو گیا کہ خواب ایک حقیقت ہے اور علم تعبیر ایک اہم علم ہے جس کے نمونے قرآن واحادیث میں موجود ہیں۔ بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے علم تعبیر خواب حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک علمی معجزہ ہے جو خصوصیت کے ساتھ انھیں اللہ رب العزت کی جانب سے عطا ہوا۔ یہ چیز خود اس علم کے افضل واشرف ہونے کو بیان کرتی ہے۔ اس علم پر علما و محققین نے بڑی اہم کتابیں تحریر کی ہیں، ان میں کتاب جامع لابن سیرین، کتاب الارشاد للام المغربی، کتب کنز الرویا للامام المامونی، کتاب التعبیر للامام اسماعیل بن اشعث، تعبیر الرویا لابن قتیبه، کتاب ایضاح التعبیر للامام فخری اور تعطیر الانام فی تعبیر المنام للنابلسی، کامل التعبیر للتقلیسی وغیرہ قابل ذکر ہیں، ان میں سب سے زیادہ ضخیم اخیر کی دو کتابیں ہیں۔

اتنا اہم علم آج ہماری بے توجہی کا شکار ہے، نہ درس گاہوں میں اس فن کا وجود ہے نہ علم وتحقیق کی مجالس میں اس کا ذکر، نہ مذاکروں میں نہ مناقشوں میں، گویا خواب اور اس کی تعبیر کا فن خود ایک فراموش کردہ خواب بن چکا ہے، حالاں کہ یہ قدر اہم ہے قرآن کے

ارشادات اور فرامین نبوی سے صاف سمجھ میں آتا ہے۔ اس اعتبار سے بھی یہ اربعین ''خوابوں کے شہر میں'' قابل قدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث وارشادات کی روشنی میں ہم اکیسویں صدی میں ان سے اپنا رشتہ جوڑتے ہیں۔ ورنہ خواب دیکھنے والا اپنے کسی طرح کے خوابوں اور ان کی تعبیروں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا پاتا۔ اس لیے راقم سطور اس اربعین کی ترتیب وتالیف پر محب گرامی مفتی محمد رئیس اختر مصباحی اور کتاب کے ناشر محترم محمد بشارت علی صدیقی کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے کہ اس تحریر کے بہانے اس موضوع کی کتابیں مطالعہ کرنے کا موقع فراہم ہوا۔

''اربعین نویسی'' ایک کارِ عظیم ہے اور ایسا کرنے والا بشارت نبوی کا حق دار ہوتا ہے، تقریباً تمام زندہ دل اور اخلاص پیشہ مصنفین، محدثین، علما و محققین نے اربعین پر کام کیا ہے، اس کی مختصر تفصیل خود محترم محمد بشارت علی صدیقی نے کتاب کے ''عرض دل'' میں درج کردی ہے۔ جس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کام کس قدر محبوب اور قابل قدر ہے۔ مفتی محمد رئیس اختر مصباحی نے بالکل اچھوتے موضوع پر یہ روایتیں جمع کی ہیں جس میں خوابوں کی حقیقت، تعبیر خواب، آداب واحکام اور کچھ مخصوص خوابوں کو بیان کیا گیا ہے، ان چالیس احادیث کا اصل متن، ان کا ترجمہ، بقدر ضرورت تشریحی نوٹ کا اضافہ اس اربعین کی نمایاں خصوصیت ہے۔ مفتی رئیس اختر مصباحی تدریس وتعلیم کے ساتھ تحقیق وتصنیف میں بھی کامل الفن نظر آتے ہیں، نفیس موضوعات، برق رفتار قلم، دلکش اسلوب، اخاذ ذہن، خوش طبعی، بیدار مغزی اور بے داغ زندگی ان کا شناخت نامہ کہا جاسکتا ہے۔ اس اہم علمی کام پر میں انھیں اور کتاب کے ناشر کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا بھی کہ اللہ عزوجل اسے شرف قبول عطا فرمائے، آمین۔

توفیق احسن برکاتی

جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۷ر دسمبر ۲۰۲۱ء

اربعین

خوابوں کے شہر میں

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

والصّلوٰة والسّلام علیٰ سیّدنا محمّد وآله وصحبه الأکرمین

حدیث-[1]

وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ:

أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ. قَالَ: "مَا أَنَا بِقَارِئٍ" قَالَ: "فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ. قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۞"

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَ: "زَمِّلُونِي، زَمِّلُونِي." فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ - وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: "لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي" فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللهِ، مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا؛ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ

خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟" قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ.

ترجمہ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی۔

جو خواب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح ظاہر ہوتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلوت اور تنہائی پسند ہوگئی، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا میں خلوت اختیار کرتے، کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے کئی کئی دنوں تک عبادت کرتے، کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹتے اور دوبارہ اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی آئی جب کہ وہ غارِ حرا ہی میں تھے (وہ اس طرح کہ) فرشتے نے حاضر ہو کر عرض کیا: پڑھیے! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں پڑھتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

پھر فرشتے نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے۔

میں نے کہا: میں نہیں پڑھتا۔

اس نے دوبارہ مجھے پکڑ کر پوری طاقت سے دبایا پھر چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔

میں نے کہا میں نہیں پڑھتا۔

اس نے تیسری بار مجھے پکڑ کر پوری قوت سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۞ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۞ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۞

یعنی اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے انسان کو خونِ بستہ سے پیدا کیا، پڑھیے اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، انسان کو وہ سکھایا جس کا اسے علم نہیں تھا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آیتوں کے ساتھ اس حالت میں (کاشانۂ اقدس) لوٹے کہ ان کا دل دھڑک رہا تھا (دونوں شانوں اور گردن کا درمیانی حصہ کانپ رہا تھا) اور حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر فرمایا:

مجھے چادر اوڑھاؤ، مجھے چادر اوڑھاؤ۔

تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چادر اوڑھائی یہاں تک کہ گھبراہٹ ختم ہوگئی۔

اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پورا واقعہ بیان کر کے فرمایا:

مجھے اپنے متعلق ڈر ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایسا ہر گز نہ ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت ہو! خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہر گز رسوا نہ کرے گا۔ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں، سچ بولتے ہیں، (لوگوں کا) بار اٹھاتے ہیں، انھیں وہ چیز عطا فرماتے ہیں جو ان کے پاس نہیں ہوتی، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور راہِ حق میں پیش آنے والی مصیبتوں پر مدد فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لے گئیں۔ ورقہ زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے۔ عبرانی لکھنا جانتے تھے، اللہ کی مشیت کے مطابق انجیل کو عبرانی میں لکھا کرتے تھے۔ اس وقت بہت بوڑھے اور نابینا ہو گئے تھے، ان سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو، ورقہ نے کہا: بھتیجے، آپ نے کیا دیکھا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خواب بیان کیا۔

ورقہ نے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا۔ کاش ان دنوں میں طاقت ور جوان ہوتا۔ کاش اس وقت میں زندہ رہتا جب آپ کی قوم

آپ کو نکالے گی۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا:

کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا: جی ہاں! جو شخص بھی آپ کی طرح شریعت لے کر آیا اس سے دشمنی کی گئی اور اسے ستایا گیا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ ملا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

اس کے (کچھ ہی دنوں) بعد ورقہ کی وفات ہوگئی اور وحی رک گئی جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا غم لاحق ہوا جیسا کہ ہمیں خبر پہنچی کہ کئی بار پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھے تا کہ خود کو وہاں سے گرادیں۔ لیکن جب کبھی خود کو پہاڑ کی بلندی سے گرانا چاہتے، حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور عرض کرتے:

اے محمد! آپ یقیناً اللہ کے سچے رسول ہیں۔

اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے چینی دور ہوجاتی اور قرار آجاتا، پھر جب مدتِ دراز تک وحی منقطع ہوجاتی، ویسا ہی کرتے اور خود کو پہاڑ کی بلندی سے گرانا چاہتے تو جبرئیل علیہ السلام وہی کہتے۔[۱]

حدیث-[2]

نیک شخص کا اچھا خواب نبوت کا حصّہ ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

"الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ"

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"نیک شخص کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"[۲]

۱۔ صحیح البخاری، باب: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:4۔
۲۔ صحیح البخاری، حدیث:6582۔

حدیث-[3]

نیک شخص کا اچھا خواب نبوت کے ستّر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے!

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

"رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ"

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"نیک شخص کا اچھا خواب نبوت کے ستّر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔"[۱]

]فائدہ:

رویا حسنہ:

اس سے مراد وہ خواب ہے جو اپنے ظاہر و باطن کے اعتبار سے اچھا ہو یعنی اس کی تعبیر اچھی ہو۔ پہلی حدیث میں ہے کہ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصہ ہے جب کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ستّر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔ اسی طرح بعض دیگر احادیث میں کچھ اور تعداد آئی ہے۔ یہ تحدید قطعی نہیں۔ فتح الباری میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں مجھے دس روایتیں ملی ہیں، جن میں کم سے کم حصوں کی تعداد چھبیس اور زیادہ حصّوں کی تعداد چھہتّر ہے۔

تطبیق:

ان سب روایات میں تطبیق یہ ہے کہ مفہوم عدد معتبر نہیں، اس لیے کہ اقل اکثر کا نافی نہیں اور صحیح تو یہ ہے کہ اعداد کا اختلاف خواب دیکھنے والوں کے اعتبار سے ہے، خواب دیکھنے والے کا باطن جتنا مجلّی اور مزکّی ہوگا اس کے اعتبار سے تعداد مختلف ہوگی۔

نبوت کے حصوں کا مطلب:

نبوت کوئی مرکب اور متجزّی چیز نہیں کہ اس میں حصے ہوں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ نبی غیب کی خبریں دیتا ہے اور اللہ کے نیک بندے جو خواب دیکھتے ہیں اس میں بھی آئندہ کی

۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحۃ، حدیث:3895۔

باتیں بتائی جاتی ہیں۔ تو گویا اچھا خواب نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہو گیا۔

حدیث-[4]

خواب کی قسمیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

" إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا، وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللهِ، وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ، فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ. "

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قرب قیامت کے زمانے میں کسی مسلمان کو جھوٹا خواب نظر نہیں آئے گا۔ تم میں جو شخص جتنا سچا ہوگا اس کا خواب بھی اتنا ہی سچا ہوگا۔ مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔ اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں:

اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوش خبری ہوتا ہے، غمگین کرنے والا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، ایک خواب وہ ہوتا ہے جس میں انسان خود سے بات کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص برا خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھ لے اور اسے لوگوں سے بیان نہ کرے۔''[1]

وضاحت:

پہلی قسم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے دیکھنے والے کے لیے یا جس کے لیے دکھایا گیا۔ سچا خواب اس لیے دکھایا جاتا ہے تا کہ بندہ مسرور رہو، حق کا طلب گار اور زیادہ سرگرم کار رہو۔ اور اس پر بڑے اہم نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

---

[1] ۔صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث: 2263۔

دوسری قسم کے خواب میں شیطان دیکھنے والے کو غم میں مبتلا کرتا ہے، مثلاً اسے خواب دکھاتا ہے کہ وہ اپنا سر کاٹ رہا ہے، یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہے اور اس کو کوئی بچانے والا نہیں ہے۔ اس قسم کے خواب صرف شیطان کی طرف سے پریشان کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

تیسری قسم میں انسان جن باتوں کے کرنے کا عادی ہے انھیں خواب میں دیکھتا ہے جیسے کسی وقت اسے کھانے کی عادت تھی اور بغیر کھائے سو گیا، خواب میں دیکھا کہ کھا رہا ہے یا جیسے کسی نے ضرورت سے زائد کھا لیا اور سو گیا پھر دیکھا کہ وہ قے کر رہا ہے۔

اس حدیث پاک میں ہے کہ جو جتنا سچا ہوگا اس کا خواب بھی اتنا ہی سچا ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ خواب کے سچے ہونے میں راست گوئی کا بڑا دخل ہے۔ اس لیے جو لوگ جھوٹے اور خوف ناک قسم کے خواب دیکھنے کے عادی ہوں انھیں اپنی عملی اور اخلاقی حالت کا جائزہ لینا چاہیے اور خاص کر دروغ گوئی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

حدیث-[5]

"لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا" کا مطلب

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ:

يَا نَبِيَّ اللهِ، قَوْلُ اللهِ: {لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا}؟ فَقَالَ:

"سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ". أَوْ:

"أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي" قَالَ: "هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ"

ترجمہ:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی:

''اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی میں خوش خبری ہے۔'' (اس کا مطلب کیا ہے؟)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے بارے میں تم سے

پہلے کسی نے سوال نہیں کیا (یا فرمایا) میری امت میں سے کسی نے سوال نہیں کیا۔ یہ اچھے خواب ہیں جنھیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا (کسی دوسرے مسلمان کو) اس کے لیے دکھائے جاتے ہیں۔"[1]

حدیث-[6]

خوش خبری والے خواب نبوت کا حصّہ ھیں

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:

"ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ"

ترجمہ:

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"نبوت تو ختم ہوگئی، البتہ خوش خبری دینے والے (خواب) باقی رہ گئے۔"[2]

حدیث-[7]

اچھا یا بُرا خواب دیکھے تو کیا کرے؟

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:

"إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ؛ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ"

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[1] سنن الدارمی، ومن کتاب الرؤیا، باب: فی قوله تعالیٰ ولهم البشریٰ؛ حدیث: 2136-

[2] سنن الدارمی، ومن کتاب الرؤیا، باب: ذهبتِ النُّبوّة وبقیت المبشِّرات؛ حدیث: 2138-

"جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو وہ من جانب اللہ ہے اس پر اللہ کی حمد کرے اور اسے بیان کردے اور اگر ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس کا تذکرہ نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔"[1]

حدیث-[8]

اچھے اور برے خواب کس کی طرف سے ھوتے ھیں؟

أَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:

"الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ" فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَمَا أُبَالِيهَا.

ترجمہ:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"(اچھے) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔ جو شخص خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے وہ تین دفعہ اپنی بائیں طرف تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ برا خواب اسے ہرگز نقصان نہ پہنچائے گا۔ راوی (ابوسلمہ) کا بیان ہے: پہلے مجھے ایسے خواب نظر آتے تھے جو مجھ پر پہاڑ سے زیادہ گراں ہوتے تھے۔ لیکن جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے، مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں۔"[2]

[1] صحیح البخاری، کتاب التعبیر؛ حدیث: 6638-

[2] صحیح مسلم، کتاب الرؤیا؛ حدیث: 6037-

حدیث-[9]

بُرا خواب دیکھے تو کیا کرے؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، وَسَيِّئَاتِ الْأَحْلَامِ، فَإِنَّهَا لَا تَكُونُ شَيْئًا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور پھر یہ دعا پڑھے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّئَاتِ الْأَحْلَامِ"

تو اسے کچھ بھی نقصان نہ پہنچے گا۔"[۱]

حدیث-[10]

برا خواب دیکھے تو پہلو بدل لینا چاہیے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

"إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ"

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک کر اللہ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا تھا اسے تبدیل کر لے۔"[۲]

۱۔ عملُ الیومِ واللَّیلۃِ، حدیث: 772۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث: 6041۔

وضاحت:

ان احادیث مبارکہ کو جمع کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب برا خواب نظر آئے تو درج ذیل کام کرے۔

(1) تین مرتبہ بائیں طرف تھوکے۔

(2) شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔

(3) خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔

(4) کروٹ بدل لے۔

(5) نماز پڑھے۔

(6) کسی سے خواب بیان نہ کرے۔

بائیں جانب تھوکنے اور کروٹ بدلنے میں حکمت:

علامہ ابی مالکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیں جانب تین بار تھوکنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ شیطان بھاگ جائے کیوں کہ:

"ناگوار خواب شیطان کے آثار میں سے ہے۔ نیز تھوکنے میں اس خواب کی کراہیت کا اظہار ہے جیسا کہ بعض اوقات گھناؤنی اور مکروہ چیز پر تھوک دیا جاتا ہے اور بائیں جانب کی تعیین اس لیے کہ وہ شر اور شیطان کا محل ہے جیسا کہ دائیں جانب خیر و برکت کا محل ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بائیں جانب تھوکنے کو اللہ تعالیٰ نے شیطان کے بھاگنے کا سبب بنا دیا ہو۔"

اچھا خواب آنے پر کیا کرے؟

کوئی اچھا خواب نظر آئے تو درج باتوں کا خیال رکھے:

(1) اللہ کا شکر ادا کرے۔

(2) اسے خوش خبری کا آئینہ دار سمجھے۔

(3) کسی سمجھ دار اور خیر خواہ شخص سے بیان کرے۔

برے خواب بیان کرنے سے ممانعت کی وجہ:

براخواب دیکھنے کے بعد کروٹ بدلنے کا حکم اس لیے ہے کہ کروٹ بدلنا ظاہرِ حال کو بدلنا ہے گویا بندہ عرض کرتا ہے کہ میں اپنے ظاہری حال میں جو تبدیلی کر سکتا ہوں وہ تبدیلی میں نے کر لی ہے اور جن حالات کو بدلنا میرے بس اور اختیار میں نہیں اے اللہ! ان کو تو بدل دے۔[۱]

براخواب بیان کرنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ معبّر جو تعبیر بتا دیتا ہے اکثر و بیشتر اس کا وقوع ہو جاتا ہے لہذا اسے نہ بیان کیا جائے حدیث پاک میں ہے:

الرُّؤيا على رِجلِ طائرٍ مالم تُعبَّرْ۔

جب تک خواب کی تعبیر نہیں کی جاتی وہ پرندے کے پیر پر رہتا ہے یعنی معلق رہتا ہے اور تعبیر بیان کرنے کے بعد واقع ہو جاتا ہے۔

حدیث-[11]

خواب میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کو بیان نہ کرے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ، فَأَنَا أَتَّبِعُهُ. فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ:

"لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ"

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:

''میں نے خواب دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے بھاگ رہا ہوں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا:

---

[۱]۔اکمال اکمال المعلم، ج: ٦، ص: ٧٠ دار الکتب العلمية، بيروت۔ بحواله شرحِ صحيح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی، ج: ٦، ص: ٨٥٦، المجمع الاسلامي، مبارک پور۔

''اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کو بیان نہ کرو۔''[۱]

حدیث-[12]

خواب میں ڈر جائے تو کیا کرے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ، فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ"، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ.

ترجمہ:

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّة مِنْ غَضَبِه و عِقَابِه وَ شَرِّ عِبَادِه وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّياطِيْنِ وأَنْ يَحْضُرُونِ۔

ترجمہ:

میں اللہ کے غضب، اس کے عقاب، اس کے بندوں کے شر، شیطان کے وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے سے اللہ کے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں۔

(اگر یہ دعا پڑھے گا تو) اسے ہرگز نقصان نہ پہنچے گا، حضرت عبداللہ بن عمرو اپنی بالغ اور نابالغ اولاد کو اس دعا کی تلقین کرتے تھے اور اسے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔''[۲]

---

[۱]۔صحیح مسلم، کتاب: الرُّؤیا، باب: لا يخبر بتلعُّبِ الشيطانِ به في المنامِ، حدیث: 6062۔

[۲]۔سنن الترمذی، أبواب الدّعوات عن رسولِ اللهِ ﷺ، حدیث: 3528۔

فائدہ:

اس کے علاوہ کچھ اور دعائیں بھی منقول ہیں۔ حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:
جب کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللهِ وَرُسُلِهِ مِنْ شَرِّ رُؤْيَايَ اللَّيْلَةَ أَنْ تَضُرَّنِي فِي دِينِي أَوْ دُنْيَايَ يَا رَحْمٰن۔[1]

حدیث-[13]

جھوٹا خواب بیان کرنے پر وعید

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

"مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ- أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ- صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً، عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔"

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے ایسا خواب بیان کیا جسے دیکھا نہیں، اسے (بروز قیامت) حکم دیا جائے گا کہ جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے، لیکن وہ گرہ لگا نہ سکے گا۔ اور جس نے ان لوگوں کی بات سنی جو اپنی بات سننے کو ناپسند کرتے تھے یا اس سے بچتے تھے، اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسا پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی اسے (سخت) عذاب ہوگا اور حکم دیا جائے گا کہ اس تصویر میں روح ڈالے، لیکن وہ ڈال نہ سکے گا۔"[2]

[1]۔ شعب الایمان، فصل فی الرؤیا النبی هی نعمة، حدیث: 4769۔
[2]۔ صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب: من كَذَبَ فی حلمه، حدیث: 6635۔

حدیث-[14]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:
"مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ"

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں سے ایسے (خواب) کا دیکھنا بیان کرے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا۔"[1]

حدیث-[15]

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
"مَنْ كَذَبَ فِي الرُّؤْيَا مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جس نے جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔"[2]

وضاحت:

جھوٹا خواب بیان کرنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے اس لیے کہ سچا خواب نبوت کا حصہ ہے اور جو چیز نبوت سے ہو وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے گویا جھوٹا خواب بیان کرنے والا یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ یہ خواب اسے اللہ نے دکھایا ہے۔ حالاں کہ اللہ نے نہیں دکھایا تو یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہوا اور اللہ پر جھوٹ باندھنا مخلوق پر جھوٹ باندھنے سے زیادہ سخت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِباً

[1]۔ صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب: من كَذَبَ فی حلمه، حدیث: 6636۔
[2]۔ مسند أحمد، مسند علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث: 1089۔

[الانعام: ۳۹]

یعنی اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

امام ابن جریر طبری نے کہا کہ خواب کے متعلق جھوٹ بولنے پر سخت وعید ہے حالاں کہ حالت بیداری میں جھوٹ بولنے میں اور بھی زیادہ مفاسد ہیں کہ اس میں قتل، حد یا کسی مال کی شہادت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جھوٹا خواب بیان کرنے والا اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھنا مخلوق پر جھوٹ باندھنے سے زیادہ سخت ہے۔

ارشاد باری ہے:

وَيَقُوْلُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ۔

[ھود: ۱۸]

اور گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں وہ جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔[1]

جھوٹے خواب کی دو صورتیں ھیں:

(1) مکمل گھڑا ہوا، خودساختہ خواب بیان کرے۔

(2) خواب میں ترمیم واضافہ کرے۔

ترمیم واضافہ کا مطلب یہ ہے کہ خواب کو دل چسپ بنانے کے لیے اپنی جانب سے کچھ ایسی باتیں اس میں شامل کردے جو اس نے دیکھی نہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہی کے زمرے میں آئے گا، اس سے بھی احترام لازم ہے۔

حدیث-[16]

خواب کس سے بیان کرے؟

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

"رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يَتَحَدَّثْ بِهَا، فَإِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ" قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: "وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا لَبِيبًا أَوْ حَبِيبًا۔"

[1] فتح الباری، حدیث: 7042-

ترجمہ:

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مومن کا خواب نبوت کے چالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے، جب تک اسے بیان نہیں کیا جاتا وہ پرندے کے پیر پر رہتا ہے (یعنی واقع نہیں ہوتا) اور جب بیان کردیا جاتا ہے تو نیچے گرجاتا ہے (یعنی واقع ہوجاتا ہے) راوی کا بیان ہے کہ میرے گمان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

''اپنا خواب صرف کسی دوست یا عقل مند سے بیان کرنا چاہیے۔''[1]

حدیث-[17]

خواب تین قسم کے ھوتے ھیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

"الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَرُؤْيَا حَقٌّ، وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ". وَكَانَ يَقُولُ: "يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ، وَأَكْرَهُ الْغُلَّ" الْقَيْدُ: ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَكَانَ يَقُولُ: "مَنْ رَآنِي فَإِنِّي أَنَا هُوَ. فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي". وَكَانَ يَقُولُ: "لَا تُقَصُّ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ۔"

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواب تین قسم کے ہوتے ہیں:

(1) سچا خواب،

(2) وہ خواب جس میں انسان خود سے بات کرتا ہے،

(3) غم گین کرنے والا خواب جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

جو شخص برا خواب دیکھے وہ اٹھ کر نماز پڑھے اور فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں)

[1] سنن الترمذی، أبواب الرؤيا عن رسولِ اللہ ﷺ، باب: ماجاء فی تعبیر الرؤیا، حدیث: 2278-

قید پسند ہے اور طوق ناپسند ہے۔ (کیوں کہ) قید (کی تعبیر) دین میں ثابت قدمی ہے۔ اور جس نے مجھے دیکھا تو وہ درحقیقت میں ہی ہوں؛ کیوں کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا۔ نیز یہ بھی فرماتے تھے کہ اپنا خواب صرف کسی عالم یا خیر خواہ سے بیان کرے۔''[۱]

حدیث-[18]

خواب کیسے معلّق رہتے ہیں؟

عن أَبِي رَزِينٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

"الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ، فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ" قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: "وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ."

ترجمہ:

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواب پرندے کے پیر پر (معلّق) رہتا ہے جب تک اسے بیان نہیں کیا جاتا اور جب بیان کر دیا جاتا ہے تو واقع ہوجاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ میرے گمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا:

''خواب صرف محبت رکھنے والے یا سمجھ بوجھ رکھنے والے شخص سے بیان کرو۔''[۲]

وضاحت:

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنا خواب کسی خیر خواہ، دوست، عالم باعمل یا سمجھ دار شخص سے بیان کرنا چاہیے کیوں کہ یہ لوگ خواب کو نیکی پر محمول کرکے اس کی اچھی تعبیر بیان کریں گے۔ جب کہ ہر کس وناکس کے سامنے خواب بیان کرنے سے یہ نقصان ہوسکتا ہے کہ کوئی ناسمجھی یا دشمنی میں اپنی طرف سے غلط تعبیر بیان کردے جس سے دیکھنے والے کو نقصان پہنچ سکتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ خواب معلق رہتا ہے جب

[۱]-سنن الترمذي، أبواب الرُّؤيا عن رسول الله ﷺ، باب: في تاويل الرّويا مايُستَحبّ منها ومايكره؛ حديث: 2280-

[۲]-سنن أبي داؤد، أوّل كتاب الأدبِ، باب: ماجاء في الرُّؤيا؛ حديث: 5020-

تک کسی کے سامنے بیان نہ کیا جائے لیکن جب بیان کر دیا گیا اور سننے والے نے کوئی تعبیر دے دی تو وہ خواب تعبیر کے مطابق واقع ہوجاتا ہے۔

حدیث-[19]

خواب پہلی تعبیر دینے والے کے مطابق ہوتا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

"اعْتَبِرُوهَا بِأَسْمَائِهَا وَكَنُّوهَا بِكُنَاهَا، وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ."

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواب میں آنے والے ناموں اور کنیتوں سے تعبیر بیان کرو اور تعبیر پہلے معبّر کے لیے ہے۔'' (یعنی خواب پہلی تعبیر دینے والے کے مطابق واقع ہوتا ہے۔)[۱]

حدیث-[20]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

"أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ."

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے سچا خواب وہ ہوتا ہے جو سحری (صبح صادق) کے وقت دیکھا جائے۔''[۲]

وضاحت:

ناموں اور کنیتوں کے ذریعہ تعبیر بیان کرنے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً: خواب میں راشد نام کا شخص دکھائی دے تو اس کی تعبیر رشد وہدایت سے بیان کرے، سالم نامی شخص نظر

[۱]-سنن ابن ماجه، كتاب تعبير الرُّويا، باب: عَلَامَ تُعَبَّرُ به الرُّويا؛ حديث: 3915-

[۲]-سنن الترمذي، أبواب الرُّؤيا عن رسول الله ﷺ؛ حديث: 2274-

آئے تو اس کی تعبیر سلامتی سے بیان کرے، نافع نامی شخص نظر آئے تو اس کی تعبیر نفع وفائدہ سے بیان کرے اور ابوسعید نامی شخص کو دیکھے تو اس کی تعبیر سعادت مندی سے بیان کرے۔ علیٰ ھذا القیاس.

تنبیہ:

یہ قاعدہ کلیہ نہیں کہ خواب پہلی تعبیر بتانے والے ہی کے مطابق واقع ہو بلکہ یہ اس وقت ہے جب کہ تعبیر بتانے والے نے اس کی صحیح تعبیر بتائی ہو۔ لہٰذا اگر اس نے تعبیر بتانے میں خطا کی تو اس کے مطابق واقع نہ ہوگا۔

نیز اس حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ خواب دیکھنے والا پہلی ہی مرتبہ اس شخص سے تعبیر دریافت کرے جو تعبیر کا صحیح علم رکھتا ہے۔

حدیث-[21]

خواب کی اچھی تعبیر بیان کرنی چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ:

كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَهَا زَوْجٌ تَاجِرٌ يَخْتَلِفُ، فَكَانَتْ تَرَى رُؤْيَا كُلَّمَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَلَّمَا يَغِيبُ إِلَّا تَرَكَهَا حَامِلًا، فَتَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَتَقُولُ: إِنَّ زَوْجِي خَرَجَ تَاجِرًا فَتَرَكَنِي حَامِلًا، فَرَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّ سَارِيَةَ بَيْتِي انْكَسَرَتْ وَأَنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا أَعْوَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

"خَيْرٌ، يَرْجِعُ زَوْجُكِ عَلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى صَالِحًا، وَتَلِدِينَ غُلَامًا بَرًّا" فَكَانَتْ تَرَاهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ تَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُ ذَلِكَ لَهَا، فَيَرْجِعُ زَوْجُهَا وَتَلِدُ غُلَامًا. فَجَاءَتْ يَوْمًا كَمَا كَانَتْ تَأْتِيهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَائِبٌ، وَقَدْ رَأَتْ تِلْكَ الرُّؤْيَا، فَقُلْتُ لَهَا: عَمَّ تَسْأَلِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَا أَمَةَ اللَّهِ؟ فَقَالَتْ: رُؤْيَا كُنْتُ أَرَاهَا، فَآتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَسْأَلُهُ عَنْهَا، فَيَقُولُ خَيْرًا، فَيَكُونُ كَمَا قَالَ. فَقُلْتُ: فَأَخْبِرِينِي مَا هِيَ؟ قَالَتْ: حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْرِضَهَا عَلَيْهِ كَمَا كُنْتُ أَعْرِضُ. فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهَا حَتَّى أَخْبَرَتْنِي،

فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ لَيَمُوتَنَّ زَوْجُكِ، وَتَلِدِينَ غُلَامًا فَاجِرًا. فَقَعَدَتْ تَبْكِي، وَقَالَتْ: مَا لِي حِينَ عَرَضْتُ عَلَيْكِ رُؤْيَايَ؟ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ لَهَا: "مَا لَهَا يَا عَائِشَةُ؟" فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ وَمَا تَأَوَّلْتُ لَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَهْ يَا عَائِشَةُ، إِذَا عَبَرْتُمْ لِلْمُسْلِمِ الرُّؤْيَا فَاعْبُرُوهَا عَلَى الْخَيْرِ، فَإِنَّ الرُّؤْيَا تَكُونُ عَلَى مَا يَعْبُرُهَا صَاحِبُهَا" فَمَاتَ وَاللَّهِ زَوْجُهَا، وَلَا أُرَاهَا إِلَّا وَلَدَتْ غُلَامًا فَاجِرًا.

ترجمہ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کا شوہر تاجر تھا جو (تجارت کی غرض سے) مختلف علاقوں میں جایا کرتا تھا۔

جب بھی اس کا شوہر کہیں جاتا وہ خواب دیکھتی اور جب بھی اس کا شوہر باہر جاتا تو اسے حمل کی حالت میں چھوڑ کر جاتا۔ وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرا شوہر تجارت کے لیے گیا ہے اور مجھے حمل کی حالت میں چھوڑ گیا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر کا ستون ٹوٹ گیا ہے اور میں نے ایک کانے بیٹے کو جنم دیا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اچھا خواب ہے، ان شاء اللہ تمھارا شوہر سلامتی کے ساتھ واپس آئے گا اور تم ایک نیک بچے کو جنم دوگی، اس عورت نے دو یا تین مرتبہ یہی خواب دیکھا۔ وہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی۔ آپ یہی تعبیر بیان فرماتے۔ چناں چہ اس کا شوہر آ گیا اور اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔

پھر ایک دن وہ عورت پہلے کی طرح آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس وقت آپ (کاشانۂ اقدس میں) موجود نہیں تھے۔ اس نے وہی خواب دیکھا تھا۔

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے اس سے کہا: اے اللہ کی بندی! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا پوچھنا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: میں خواب دیکھتی تھی اس کے متعلق پوچھنے کے لیے حضور کی خدمت میں آتی تھی تو حضور فرماتے تھے کہ اچھا خواب ہے چناں چہ جیسا حضور فرماتے ویسا ہی ہوتا تھا، میں نے کہا: مجھے بھی بتاؤ وہ خواب کیا تھا؟ اس نے کہا کہ

جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہ لے آئیں اور میں ان کے سامنے وہ خواب بیان نہ کردوں جیسے پہلے بیان کرتی تھی اس وقت تک آپ کو نہیں بتاؤں گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

میں اس سے تقاضا کرتی رہی یہاں تک کہ اس نے مجھے خواب سنا دیا، میں نے کہا:

خدا کی قسم! اگر تمھارا خواب درست ہے تو عن قریب تمھارا شوہر فوت ہو جائے گا اور تم ایک بدکار بچے کو جنم دوگی۔ وہ عورت بیٹھ کر رونے لگی اور بولی: کاش میں نے آپ کے سامنے خواب بیان نہ کیا ہوتا۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے وہ عورت بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اسے کیا ہوا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پورا واقعہ بیان کیا اور خواب کی جو تعبیر بتائی تھی وہ بھی بیان کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عائشہ! جب تم کسی مسلمان کو خواب کی تعبیر بتاؤ تو اچھی تعبیر بتاؤ؛ کیوں کہ خواب اس تعبیر کے مطابق ہوتا ہے جو معبّر نے بیان کی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں):

خدا کی قسم! اس عورت کا شوہر فوت ہو گیا اور اس نے ایک بدکار لڑکے کو بھی جنم دیا۔[۱]

فائدہ:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تعبیر بتانے والے کو چاہیے کہ خواب کی اچھی تعبیر بیان کرے حدیث پاک میں ہے:

فاذا رأى أحدُكم الشَّيْءَ يُعْجِبُهُ فليقصّها على ذى رأى ناصحٍ وليقل خيراً أولِيتأوّلْ خيراً

یعنی جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز خواب میں دیکھے تو اسے کسی سمجھدار اور خیر خواہ شخص سے بیان کرے اور وہ تعبیر بتانے والا اچھی بات کہے یا اچھی تعبیر بتائے۔[۲]

---

[۱]۔سنن الدارمی، ومن كتاب الرُّؤيا، حديث: 2126۔

[۲]۔شعب الایمان، فصل فی الرؤية النبی هی نعمة، حديث: 4760۔

حدیث-[22]

خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

"أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ- قَالَ: أَحْسَبُهُ فِي الْمَنَامِ- فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ " قَالَ:" قُلْتُ: لَا " قَالَ: " فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ- أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي- فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ؛ وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ" قَالَ: "وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔ "

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تبارک وتعالیٰ بہترین صورت میں میرے پاس آیا، مجھے خیال پڑتا ہے کہ آپ نے فرمایا خواب میں۔

فرمایا: اے محمد! کیا تمھیں معلوم ہے کہ ملا اعلیٰ (بلند مرتبے والے فرشتے) کس بات پر آپس میں جھگڑ رہے ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے عرض کی: نہیں۔ تو اللہ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور آسمان وزمین میں موجود تمام چیزوں کا مجھے علم ہو گیا۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ملا اعلیٰ کس بات پر جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ کفارات (گناہوں کو مٹا دینے والے اعمال) کے بارے میں۔ اور وہ یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر (دوسری نماز کا) انتظار کرنا، پیروں سے چل کر نمازِ باجماعت کے لیے (مسجد میں) جانا، ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا، جو ایسا کرے گا اچھی زندگی گزارے گا، اچھی موت پائے گا اور گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَ إِذَا أَرَدتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ إِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

درجات بلند کرنے والی چیزیں یہ ہیں:

سلام عام کرنا، کھانا کھلانا، رات میں نماز پڑھنا جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔"[۱]

فائدہ:

بحالتِ خواب اللہ تعالیٰ کا دیدار بہت سے بزرگوں سے بھی منقول ہے۔

شرح عقائد میں ہے:

أَمَّا الرُّویةُ فی الْمَنامِ فقد حُكِیَتْ عن كثیرٍ مِنَ السَّلَفِ... فعن الامامِ الأَعظمِ أنه رَأَیٰ مأةَ مرّةٍ

یعنی بہت سے بزرگوں سے خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار منقول ہے۔ چناں چہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سو مرتبہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں:

(قوله: ولها) أی لرؤیته تعالیٰ فی المنام قصّةٌ مشهورةٌ ذكرها الحافظ النّجم الغیطی:

وهی أنَّ الامام رضی الله عنه قال: رأیتُ ربَّ العِزّةِ فی المنامِ تسعاً

۱۔ سنن الترمذی، أبواب تفسیر القرآن عن رسول الله ﷺ، بابٌ: ومن سورة، حدیث: 3233۔

وتسعین مرّةً فقلتُ فی نفسی انْ رأیتُه تمامَ المائة لأَسأَلنَّه: بِمَ ینجوا الخلائق من عذابه یومَ القیمة؟

قال: فرأیتُه سبحانه وتعالی۔ فقلتُ: یا ربِّ، عزَّ جَارُكَ وجَلَّ ثناءُكَ وتقدّستْ أسماءُكَ، بِمَ ینجو عبادُك یومَ القیامةِ من عذابِك؟

فقال سبحانه وتعالیٰ: من قال بعدَ الغداةِ والعشِیِّ: (سبحان الأبدی الأبد، سبحان الواحد الأحد، سبحان الفرد الصّمد، سبحان رافع السَّماء بلا عمد، سبحان من بسط الأرض علی قسم الرِّزق ولم ینس أحد، سبحان فأحصاهم عَدد، سبحان من قسم الرِّزق ولم ینس أحد، سبحان الذی لم یتّخذ صاحبة ولا ولد، سبحان الّذی لم یلد ولم یولد ولم یكن له كفواً أحدٌ) نجا من عذابی.[۱]

یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خواب میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا واقعہ بہت مشہور ہے جسے حافظ نجم غیطی نے بیان کیا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ننانوے مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں پورے سو بار دیدار کروں گا تو اس سے عرض کروں گا:

مولیٰ! تو مخلوق کو اپنے عذاب سے کس طرح نجات دے گا؟ چناں چہ میں نے جب سویں مرتبہ دیدار کیا تو پوچھا: پروردگارا! تو مخلوق کو اپنے عذاب سے کس طرح نجات دے گا؟ فرمایا جو صبح وشام یہ دعا پڑھے گا میرے عذاب سے نجات پا جائے گا۔

سبحان الأبدی الأبد، سبحان الواحد الأحد، سبحان الفرد الصّمد، سبحان رافع السّماء بلا عمل، سبحان من بسط الأرض علی ماء جمد، سبحان من خلق الخلق فأحصاهم عدد، سبحان من فسم الرّزق ولم ینس أحد، سبحان الّذی لم یتّخذ صاحبة ولا ولد، سبحان الّذی لم یلد ولم یولد ولم یكن له كفوا أحدٌ۔

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی خواب میں دیدارِ الٰہی سے مشرف

۱۔ ردّ المحتار علی الدُّر المختار، مقدمة، ج:۱، ص:۱۴۴۔

ہوئے آپ کے صاحب زادے حضرت عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے والد نے فرمایا:

رأيتُ ربَّ العِزَّةِ عزَّوجلَّ فی المنامِ، فقلتُ: يارَبِّ، ما أفضل ما تقرَّب به المتقرّبون إليك؟ فقال: كلامي، يا أحمد، فقال: قلتُ: يارَبِّ، بفهم أبغير فهم؟ فقال: بفهم وبغير فهمٍ۔[۱]

یعنی میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل کا دیدار کیا تو پوچھا: سب سے افضل عمل جس کے ذریعہ بندے تیرا تقرب حاصل کرتے ہیں کون سا ہے؟ فرمایا: احمد! تلاوتِ قرآن۔ میں نے پوچھا، سمجھ کر یا بلا سمجھے؟ فرمایا: سمجھے اور بلا سمجھے (دونوں طرح سے)۔

حدیث-[23]

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

"مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي"

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''جو مجھے خواب میں دیکھے گا بہت جلد بیداری میں بھی دیکھے گا، شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔''[۲]

حدیث کی توجیہ:

اس حدیث پاک کی کئی ایک توجیہات کی گئی ہیں۔ چند مشہور توجیہات یہ ہیں:

---

[۱]۔مناقب الإمام أحمد بن حنبل، الباب الحادی والتسعون فی ذکر المنامات التی رآها أحمد بن حنبل، ص: ۵۸۴۔۵۸۳۔

[۲]۔صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب من رأى النبیّ ﷺ فی المنام، حدیث: 6592۔

(۱) یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کے ساتھ خاص ہے یعنی دور دراز رہنے والے جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اللہ تعالیٰ اسے سفر کی توفیق دے گا اور وہ میری ظاہری ملاقات سے بھی مشرف ہوگا۔

(۲) یہ حدیث عام ہے لہذا بعدِ وصال بھی اگر کسی نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو آپ اس پر کرم فرمائیں گے اور بیداری میں بھی اس کو اپنی زیارت سے شاد کام فرمائیں گے۔

(۳) ایک تاویل یہ کی گئی ہے کہ وہ آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا اور مخصوص طریقے سے قربِ خاص میں باریاب ہوگا۔

خیال رہے کہ شیطان خوف ناک خواب دکھا کر مومن کو ہر طرح سے پریشان کرسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے یہ قوت نہیں دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضع وہیئت اختیار کر کے کسی مومن کو خواب میں دھوکہ دے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور مظہرِ ہدایت ہیں اور شیطان مظہرِ ضلالت اور ہدایت وضلالت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

حدیث-[24]

خواب میں دودھ دیکھنا

عن حَمْزَةَ بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

"بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أطرافِي، فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ". فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الْعِلْمَ"

ترجمہ:

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں سو رہا تھا اسی درمیان میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا میں نے اس

میں سے نوش کیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے (ناخنوں کے) کناروں سے ظاہر ہو رہی تھی۔ پھر باقی بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابۂ کرام نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا: علم۔"[۱]

حدیث-[25]

خواب میں کرتا پهننا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

" بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ". قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: " الدِّينَ "

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں، انھوں نے کرتے پہن رکھے ہیں۔ کسی کا کرتا سینے تک ہے کسی کا اس سے نیچے تک۔ پھر عمر بن خطاب پیش کیے گئے تو میں نے دیکھا کہ وہ ایک کرتا پہنے ہوئے ہیں (جو اتنا لمبا ہے کہ) اسے گھسیٹ رہے ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین۔"[۲]

۱۔ صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب: اذا جری اللّبنُ فی أطرافه أو أظافیره، حدیث: 6605-

۲۔ صحیح البخاری، کتابُ الایمانِ، باب تفاضل أهل الایمان فی الأعمال، حدیث: 23-/ سنن النّسائی، کتاب الایمان وشرائعه، باب زیادة الایمان...، حدیث: 5026-

حدیث-[26]

کالی بکھرے بالوں والی عورت دیکھنا

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

" رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ - وَهِيَ الْجُحْفَةُ - فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا "

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک کالی، پراگندہ بالوں والی عورت مدینہ سے نکلی اور مهیعه (جُحفَه) جا کر ٹھہری۔ میں نے اس کی تعبیر یہ بیان کی کہ مدینے کی وبا جحفه منتقل ہو گئی۔"[۱]

حدیث-[27]

خواب میں سونے کے کنگن پهننا

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

" بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي، فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ "

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں سویا ہوا تھا اسی درمیان میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، ان کی وجہ سے میں فکر مند ہو گیا، پھر خواب ہی میں مجھے وحی کی گئی کہ انھیں پھونک ماروں، میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کی ہے کہ میرے بعد دو جھوٹے (نبوت

۱۔ صحیح البخاری، کتاب التعبیر، حدیث: 6631-

کے دعوے دار) نکلیں گے ان میں سے ایک صنعا کا رہنے والا عنسی اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے۔"[1]

حدیث-[28]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعبیر

عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ، وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

"اعْبُرْهَا" قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ؛ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ، وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ - بِأَبِي أَنْتَ - أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

"أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا" قَالَ: فَوَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ. قَالَ: "لَا تُقْسِمْ"

ترجمہ:

1۔ صحیح مسلم، کتاب: الرُّؤیا، باب: رُؤیا النبی ﷺ حدیث: 6074-

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

"یارسول اللہ! آج رات میں نے خواب دیکھا کہ ابر کے ٹکڑے سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے میں نے دیکھا کہ لوگ اسے اپنے چلّو میں لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لے رہا ہے کوئی کم۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف ایک رسی لٹک رہی ہے، آپ اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گیا، پھر ایک دوسرے شخص نے اس رسی کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا اس کے بعد ایک تیسرے شخص نے وہ رسی پکڑی تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

"یارسول اللہ! آپ پر میرے باپ قربان خدارا آپ مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیجیے۔ فرمایا: چلو تمھی اس کی تعبیر بیان کرو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

"ابر کے ٹکڑے سے مراد اسلام ہے اور اس سے جو گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اس سے مراد قرآن اور اس کی نرمی اور حلاوت ہے اور جو لوگ اسے زیادہ یا کم حاصل کر رہے تھے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن کا علم حاصل کرتے ہیں۔

اور جو رسّی آسمان سے زمین کی طرف لٹک رہی تھی وہ سچا دین ہے جس پر آپ قائم ہیں، آپ اسی پر کاربند رہیں گے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آپ کو سربلندی عطا فرمائے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اس پر کاربند ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے بھی بلندی عطا فرمائے گا، پھر ایک اور شخص اس پر عمل پیرا ہوگا اور بلندی حاصل کرے گا۔ پھر ایک تیسرا شخص اس پر کاربند رہے گا تو اس میں خلل ہوگا پھر وہ خلل دور ہو جائے گا اور وہ بھی بلندی پر پہنچ جائے گا۔ یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان! بتائیے میں نے صحیح تعبیر بیان کی یا غلط؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کچھ صحیح ہے اور کچھ غلط۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

"یارسول اللہ! خدارا بتائیے کہ میں نے کیا خطا کی ہے؟ فرمایا: قسم مت دو۔"[1]

حدیث-[29]

ایک نبوی پیشین گوئی

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ" أَوْ: "مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ". شَكَّ إِسْحَاقُ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ" كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: "أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ" فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے، یہ عبادہ بن صامت کی اہلیہ تھیں۔ ایک روز آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر اقدس میں جوں دیکھنے لگیں، (اسی درمیان) آپ سو گئے، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی:

یارسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟

[1]۔ صحیح مسلم، کتاب: الرُّؤیا، باب: فی تأویل الرُّؤیا حدیث: 6066-

فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے جو اس سمندر میں ایسے ہی سوار تھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے تھے (یہ شک اسحٰق راوی کو ہوا ہے)۔ ام حرام کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان (خوش نصیب) لوگوں میں شامل کردے۔ آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور پھر سر رکھ کر سو گئے۔ دوبارہ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟

فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے (میرے سامنے) پیش کیے گئے جیسا کہ پہلی مرتبہ آپ نے فرمایا تھا۔

میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا کردیں کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کردے۔ فرمایا: تم اوّلین میں سے ہو۔ چناں چہ حضرت ام حرام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں سمندر میں کشتی پر سوار ہوئیں۔ اور سمندر سے نکلتے وقت اپنی سواری کے جانور سے گر کر فوت ہوگئیں۔[1]

حدیث-[30]

کھجور کے نام سے خواب کی تعبیر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

"رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ، فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ"

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں

[1]۔ صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب الرؤیا بالنہار، حدیث: 6600-

ہمارے پاس تازہ کھجوریں لائی گئیں جنھیں ابن طاب کہتے ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ ہمیں دنیا میں بلندی حاصل ہوگی، آخرت میں ہمارا انجام اچھا ہوگا اور ہمارا دین عمدہ ہے۔"[۱]

حدیث-[31]

غزوۂ بدر، احد اور فتح مکہ سے متعلق خواب

عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

" رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ، أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ، يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا - وَاللَّهُ خَيْرٌ - فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔ "

ترجمہ:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جہاں کھجوروں کے درخت ہیں، مجھے گمان ہوا کہ شاید یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ تھا جسے یثرب کہتے ہیں۔ میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار چلائی تو اس کا سرا ٹوٹ گیا، اس سے مراد وہ صورتِ حال تھی کہ اہل ایمان کو غزوۂ احد کے موقع پر جس کا سامنا کرنا پڑا پھر دوبارہ تلوار چلائی تو وہ پہلے سے زیادہ بہتر ہوگئی اس کی تعبیر یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو عظیم فتح (فتح مکہ) اور باہمی اتحاد سے نوازا اور (اسی خواب میں) میں نے کچھ گائیں دیکھیں اور اللہ سب سے بہتر ہے، اس کی تعبیر غزوۂ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی جماعت سے تھی۔ اور خیر سے مراد وہ بھلائی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد عطا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب: رؤیا النبی ﷺ، حدیث: 6070۔

فرمائی اور وہ سچا ثواب تھا جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد عطا فرمایا۔"[۱]

حدیث-[32]

خواب میں کنویں کا پانی نکالنا

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

" بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ - وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ - ضَعْفٌ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ "

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس وقت میں سویا ہوا تھا، اپنے آپ کو ایک کنویں کے پاس دیکھا جس پر ایک ڈول رکھا ہوا تھا، میں نے اللہ کی مشیت کے مطابق اس سے پانی نکالا پھر ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے اس سے ایک یا دو ڈول پانی نکالا، اللہ ان کی مغفرت کرے، ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا اور عمر بن خطاب نے اس سے پانی نکالا اور میں نے پانی کھینچنے میں عمر جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا (انھوں نے خوب پانی نکالا) یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھا دیا)۔"[۲]

حدیث-[33]

خواب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب: رؤیا النبی ﷺ، حدیث: 6072۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب: من فضائل عمر، حدیث: 6343۔

" رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ " قَالَ:
"وَسَمِعْتُ خَشَفًا أَمَامِي، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا بِلَالٌ. قَالَ:
وَرَأَيْتُ قَصْرًا أَبْيَضَ بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالَ: لِعُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ، فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ. قَالَ: فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ "فَقَالَ
عُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصا کو دیکھا۔ اور اپنے آگے ایک آواز سنی، میں نے پوچھا: جبرئیل! یہ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلال ہیں۔ اور میں نے ایک سفید رنگ کا محل دیکھا جس کے صحن میں ایک باندی تھی، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: عمر بن خطاب کا۔ میں نے اندر جا کر اسے دیکھنے کا ارادہ کیا (لیکن) مجھے تمھاری غیرت یاد آگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:
''اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا؟''[۱]

حدیث-[34]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک عبرت آمیز خواب

عن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ:

" هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟ " قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: " إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ. وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ، فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ، فَيَتَهَدْهَدُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ، حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ،

۱-مسند أحمد، مسند جابر بن عبد الله، حدیث: 15044-

ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى " قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللهِ، مَا هَذَانِ؟ " قَالَ: " قَالَا لِي: انْطَلِقْ " قَالَ: " فَانْطَلَقْنَا. فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ، فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ" قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ. قَالَ: " ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى " قَالَ: " قُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا هَذَانِ؟ " قَالَ: " قَالَا لِي: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ " قَالَ: فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: " فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ " قَالَ: " فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا " قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَؤُلَاءِ؟ " قَالَ: " قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ " قَالَ: " فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ " حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: " أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ، فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا، فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ، فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا " قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟ " قَالَ: " قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ " قَالَ: " فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ، كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً، وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا " قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ " قَالَ: " قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ، فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ " قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ مَا هَؤُلَاءِ؟ " قَالَ: " قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ " قَالَ: " فَانْطَلَقْنَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ " قَالَ:

"قَالَا لِی: ارْقَ فِیھَا "قَالَ: "فَارْتَقَیْنَا فِیھَا، فَانْتَھَیْنَا إِلَی مَدِینَۃٍ مَبْنِیَّۃٍ بِلَبِنِ ذَھَبٍ وَلَبِنِ فِضَّۃٍ، فَأَتَیْنَا بَابَ الْمَدِینَۃِ فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاھَا، فَتَلَقَّانَا فِیھَا رِجَالٌ، شَطْرٌ مِنْ خَلْقِھِمْ کَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ کَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ " قَالَ: " قَالَا لَھُمْ: اذْھَبُوا فَقَعُوا فِی ذَلِکَ النَّھَرِ " قَالَ: " وَإِذَا نَھَرٌ مُعْتَرِضٌ یَجْرِی، کَأَنَّ مَاءَہُ الْمَحْضُ فِی الْبَیَاضِ، فَذَھَبُوا فَوَقَعُوا فِیہِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَیْنَا، قَدْ ذَھَبَ ذَلِکَ السُّوءُ عَنْھُمْ، فَصَارُوا فِی أَحْسَنِ صُورَۃٍ " قَالَ: "قَالَا لِی: ھَذِہِ جَنَّۃُ عَدْنٍ، وَھَاذَاکَ مَنْزِلُکَ "قَالَ: "فَسَمَا بَصَرِی صُعُدًا، فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَۃِ الْبَیْضَاءِ " قَالَ: " قَالَا لِی: ھَاذَاکَ مَنْزِلُکَ " قَالَ: " قُلْتُ لَھُمَا: بَارَکَ اللَّہُ فِیکُمَا، ذَرَانِی فَأَدْخُلَہُ. قَالَا: أَمَّا الْآنَ فَلَا، وَأَنْتَ دَاخِلُہُ " قَالَ: " قُلْتُ لَھُمَا: فَإِنِّی قَدْ رَأَیْتُ مُنْذُ اللَّیْلَۃِ عَجَبًا، فَمَا ھَذَا الَّذِی رَأَیْتُ؟ " قَالَ: "قَالَا لِی: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُکَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِی أَتَیْتَ عَلَیْہِ یُثْلَغُ رَأْسُہُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّہُ الرَّجُلُ یَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَیَرْفُضُہُ وَیَنَامُ عَنِ الصَّلَاۃِ الْمَکْتُوبَۃِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِی أَتَیْتَ عَلَیْہِ یُشَرْشَرُ شِدْقُہُ إِلَی قَفَاہُ، وَمَنْخِرُہُ إِلَی قَفَاہُ، وَعَیْنُہُ إِلَی قَفَاہُ، فَإِنَّہُ الرَّجُلُ یَغْدُو مِنْ بَیْتِہِ، فَیَکْذِبُ الْکَذْبَۃَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاۃُ الَّذِینَ فِی مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّھُمُ الزُّنَاۃُ وَالزَّوَانِی، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِی أَتَیْتَ عَلَیْہِ یَسْبَحُ فِی النَّھَرِ وَیُلْقَمُ الْحَجَرَ، فَإِنَّہُ آکِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْکَرِیہُ الْمَرْآۃِ الَّذِی عِنْدَ النَّارِ یَحُشُّھَا وَیَسْعَی حَوْلَھَا، فَإِنَّہُ مَالِکٌ خَازِنُ جَھَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِیلُ الَّذِی فِی الرَّوْضَۃِ، فَإِنَّہُ إِبْرَاھِیمُ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِینَ حَوْلَہُ، فَکُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَۃِ "قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِینَ: یَا رَسُولَ اللَّہِ، وَأَوْلَادُ الْمُشْرِکِینَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّہِ ﷺ: "وَأَوْلَادُ الْمُشْرِکِینَ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِینَ کَانُوا شَطْرٌ مِنْھُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ مِنْھُمْ قَبِیحًا، فَإِنَّھُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَیِّئًا، تَجَاوَزَ اللَّہُ عَنْھُمْ."

ترجمہ:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر صحابۂ کرام

سے فرماتے: ''کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ تو جسے اللہ چاہتا وہ بیان کرتا۔ ایک (دن) صبح آپ فرمانے لگے: رات کو میرے پاس دو شخص آئے، اور مجھے اٹھا کر کہنے لگے: ہمارے ساتھ چلیے۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا، ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی پتھر لیے اس کے سر پر کھڑا تھا، جب وہ پتھر اس کے سر پر مارتا، اس کا سر کچل جاتا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ پھر وہ شخص جا کر پتھر لے آتا اور اس کے واپس آنے تک اس کا سر پہلے کی طرح صحیح ہو جاتا۔ وہ شخص دوبارہ اس کے ساتھ پہلے ہی جیسا برتاؤ کرتا۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: چلیے آگے چلیے۔ ہم چلے اور ایک آدمی کے پاس آئے جو گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی لوہے کا زنبور لیے اس کے پاس کھڑا تھا وہ اس کے چہرے کے ایک جانب آتا اور اس کے جبڑے کو گدی تک چیر دیتا ہے اور اس کے نتھنے اور آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض دفعہ ابو رجا نے فیشق کہا (یعنی پھاڑ دیتا) پھر چہرے کی دوسری جانب چلا جاتا اور اس جانب سے فارغ بھی نہیں ہوتا کہ پہلی جانب اپنی سابقہ صحیح حالت پر آ جاتی ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا جیسا کہ پہلی مرتبہ کیا تھا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا چلیے آگے چلیے۔ ہم چل دیے اور تنور جیسی ایک چیز کے پاس آئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا تھا کہ اس میں سے شور شرابا اور آوازیں آ رہی تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ اٹھتا، جب ان کو لگتا تو چیختے چلاتے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے ان سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: چلیے آگے چلیے۔ ہم چل پڑے اور ایک نہر کے پاس آئے۔''

راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ خون کی طرح سرخ

تھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اس میں تیر رہا ہے اور ایک دوسرا آدمی نہر کے کنارے کھڑا ہے جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے ہیں۔ وہ شخص جب تک تیر پاتا ہے تیرتا ہے پھر اس پتھر کو جمع کرنے والے شخص کے پاس آتا ہے اور اپنا منہ کھولتا ہے وہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے۔ پھر وہ تیرنے لگتا ہے اور دوبارہ اس کے پاس آتا ہے جب بھی آتا ہے منہ کھولتا ہے اور یہ پتھر ڈال دیتا ہے۔ فرمایا: میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: چلیے آگے چلیے۔ ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک نہایت بدصورت شخص کے پاس آئے جو تمھارے دیکھے ہوئے برے چہرے والے مرد و زن سے کہیں زیادہ بدصورت تھا۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ جلا رہا تھا، اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا۔ فرمایا: میں نے ان سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: چلیے اور آگے چلیے۔ ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک باغ میں آئے جہاں بکثرت درخت لگے ہوئے تھے، اس میں موسم بہار کے تمام پھول موجود تھے۔ اس باغ کے درمیان ایک دراز قامت شخص تھا لمبائی کی وجہ سے میں اس کا سر نہیں دیکھ پا رہا تھا، اس کے ارد گرد اتنے زیادہ بچے تھے جو میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ فرمایا: میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انھوں نے کہا: چلیے، آگے چلیے۔ ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک بڑے باغ کے پاس آئے، اس سے بڑا اور اس سے خوب صورت باغ میں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا: اس میں چڑھیے۔ ہم چڑھے تو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ایک شہر میں پہنچ گئے۔ ہم نے شہر کے دروازے پر پہنچ کر اسے کھلوایا ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ ہم اس میں داخل ہو گئے۔ ہم سے اس میں کچھ ایسے لوگ ملے جن کا آدھا حصہ اس سے کہیں زیادہ خوب صورت تھا جو تم دیکھتے ہو اور آدھا حصہ اس سے کہیں زیادہ بدصورت تھا جو تم دیکھتے ہو۔ ان دونوں نے ان لوگوں سے کہا: جاؤ اس نہر میں کود جاؤ۔ وہ نہر چوڑی اور رواں تھی، اس کا پانی خالص سفید لگ رہا تھا۔ وہ سب جا کر اس میں کود گئے۔ پھر ہمارے پاس آئے تو ان کی وہ برائی جا چکی تھی اور وہ نہایت خوب صورت ہو گئے تھے۔ انھوں نے بتایا: یہ جنتِ عدن ہے، یہ آپ کا مسکن ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری نظر اوپر اٹھی تو دیکھا کہ وہاں سفید بادل کی طرح ایک محل ہے انھوں نے کہا: یہ آپ کا ٹھکانہ ہے۔ میں نے کہا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا۔

مجھے اس میں جانے دو۔ وہ بولے: ابھی تو نہیں لیکن آپ ہی اس میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں نے رات میں عجیب وغریب چیزیں دیکھیں ہیں۔ یہ سب کیا تھیں جن کا میں نے مشاہدہ کیا؟ انھوں نے کہا: ہم بتاتے ہیں۔ پہلا آدمی جس کے پاس آپ گئے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے جن کی باچھیں، نتھا اور آنکھیں گدی تک چیرے جا رہے تھے یہ وہ آدمی تھا جو گھر سے نکلتا اور جھوٹ بولتا پھر وہ جھوٹ کونے کونے میں پہنچ جاتا۔ وہ برہنہ مرد و زن جو تنور جیسی جگہ میں تھے وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں۔ وہ آدمی جس کے پاس آپ گئے جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر بھر دیا جاتا تھا وہ سود خور تھا۔ وہ بدصورت آدمی جس کے پاس آگ تھی جسے وہ جلا رہا تھا اور اس کے ارد گرد گھوم رہا تھا داروغۂ جہنم مالک تھا۔ اور وہ دراز قامت آدمی جو باغ میں تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد وہ بچے تھے جو فطرتِ اسلام پر فوت ہوئے۔

راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمانوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! مشرکین کے بچے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مشرکین کے بچے بھی (انھیں میں سے ہیں جو فطرتِ اسلام پر فوت ہوئے) اور جن لوگوں کا آدھا حصہ خوب صورت اور آدھا حصہ بدصورت تھا وہ ایسے لوگ تھے جنھوں نے اچھے برے دونوں طرح کے عمل کیے اور اللہ نے انھیں درگزر فرمایا۔''[1]

حدیث-[35]

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا خواب اور اس کی تعبیر

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ، فَتَحَدَّثْنَا، فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ:

[1] صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح، حديث: 6640۔

إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَ كَذَا. قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ ؛ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ ؛ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ سَعَتَهَا، وَعُشْبَهَا، وَخُضْرَتَهَا - وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي: ارْقَهْ. فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَسْتَطِيعُ. فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ - فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي - وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ - فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِيَ: اسْتَمْسِكْ. فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: " تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى، وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ". قَالَ: وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ.

ترجمہ:

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں مدینہ منورہ میں ایک محفل میں موجود تھا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ بھی تھے، ایک شخص وہاں آیا اس کے چہرے پر خشوع وخضوع کے آثار نمایاں تھے۔ (حاضرین میں سے) کسی نے کہا: یہ شخص جنتی ہے، یہ شخص جنتی ہے اس نے دو رکعت مختصر نماز پڑھی اور پھر چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چل دیا، وہ اپنے گھر میں داخل ہوا (تو اجازت لے کر) میں بھی اندر آ گیا۔ پھر ہم نے بات چیت شروع کی، جب وہ مجھ سے کچھ مانوس ہوا تو میں نے اسے بتایا کہ جب آپ تشریف لائے تھے تو آپ کے بارے میں ایک شخص نے ایسا ایسا کہا تھا (یہ سن کر) وہ بولے: سبحان اللہ! انسان کو کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس کا اسے علم نہ ہو۔ میں تمھیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا اور وہ خواب آپ کو بتایا بھی تھا۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک باغ میں ہوں۔

(راوی کہتے ہیں): پھر انھوں نے اس باغ کی وسعت، اس کے سبزے اور شادابی کا ذکر کیا۔ اور یہ بتایا کہ باغ کے درمیان لوہے کا ایک ستون تھا جس کا نچلا حصہ زمین

میں تھا اور اوپری حصہ آسمان میں اس کے اوپر والے حصے سے ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔ مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا۔ پھر ایک خادم آیا اور بولا: آپ اپنے کپڑے سنبھالیے، اس نے پیچھے سے اٹھایا اور میں ستون پر چڑھ گیا یہاں تک کہ اس کے اوپر والے حصہ پر پہنچ گیا۔ اور وہ رسی پکڑ لی۔ مجھ سے کہا گیا کہ اسے مضبوطی سے پکڑے رہنا پھر میں بیدار ہو گیا (اور دیکھا کہ) وہ رسّی میرے ہاتھ میں تھی۔ میں نے خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا: وہ باغ اسلام تھا، وہ ستون اسلام کا ستون تھا، وہ رسی ''العروۃ الوثقی'' تھی۔ تم مرتے دم تک اسلام پر ثابت قدم رہو گے اور وہ شخص عبداللہ بن سلام ہیں۔''[۱]

حدیث-[36]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا خواب اور اس کی تعبیر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ، لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: "إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ". أَوْ قَالَ: "إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ."

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے، میں جنت میں جہاں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اس کی طرف لیکر اڑ پڑتا ہے۔ میں نے خواب (اپنی بہن) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا:

تمھارا بھائی نیک آدمی ہے یا فرمایا: عبداللہ نیک آدمی ہے۔[۲]

---

[۱]-صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصّحابة، حدیث: 6536-

[۲]-صحیح البخاری، باب الاستبرق و دخول الجنة؛ حدیث: 6613-

حدیث-[37]

خواب میں ترازو دیکھنا

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ:
"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟" فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ. فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

ترجمہ:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا:
''تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں نے دیکھا ہے، گویا ایک ترازو آسمان سے اترا۔ آپ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو آپ کا پلڑا بھاری تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری رہا، پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ناپسندیدگی (کے آثار) دیکھے۔''[1]

حدیث-[38]

خواب میں ابو جهل پر عذاب

عَنْ مُسْلِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللهِ، رَأَيْتُ رَجُلًا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَعَلَى رَأْسِهِ رَجُلٌ فِي يَدِهِ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ، كُلَّمَا أَخْرَجَ رَأْسَهُ ضَرَبَ رَأْسَهُ فَيَدْخُلُ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ مَكَانٍ آخَرَ، فَيَأْتِيهِ فَيَضْرِبُ رَأْسَهُ، قَالَ: ذَاكَ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، لَا يَزَالُ يُصْنَعُ بِهِ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

---

[1] سنن الترمذی، أبواب الرؤیا عن رسول الله ﷺ، باب: رؤیا النبی ....، حدیث: 2287-

ترجمہ:

حضرت مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی:
''میں نے (خواب میں) ایک آدمی دیکھا جو زمین سے نکل رہا ہے، اس کے سر کے پاس ایک آدمی ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا ہے، جب بھی وہ آدمی اپنا سر نکالتا ہے یہ اس کے سر پر (ہتھوڑا) مارتا ہے۔ پھر وہ زمین میں چلا جاتا ہے اور دوسری جگہ سے سر نکالتا ہے پھر یہ اس کے سر پر مارتا ہے۔''
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''وہ شخص ابو جہل بن ہشام ہے، تا قیامت اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔''[1]

حدیث-[39]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں دودھ پینا

عن سالم بن عبد الله عن أبيه، قال: قال رسول الله ﷺ:
رأيت كأني أعطيت عسا مملوءا لبنا، فشربت منه حتى تملأت، فرأيتها تجري في عروقي بين الجلد واللحم، ففضلت منها فضلة، فأعطيتها أبا بكر. قالوا: يا رسول الله، هذا علم أعطاكه الله حتى إذا تملأت منه، فضلت فضلة، فأعطيتها أبا بكر؟ فقال ﷺ: قد أصبتم.

ترجمہ:

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''میں نے خواب دیکھا گویا مجھے دودھ بھرا پیالہ دیا گیا، میں نے اسے نوش کیا یہاں تک کہ سیراب ہوگیا، میں نے اسے اپنی جلد اور گوشت کے درمیان رگوں میں بہتا ہوا محسوس کیا، اس میں سے دودھ بچ گیا تھا جو میں نے ابوبکر کو دے دیا۔

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الرؤيا، باب: ما قالوا فيما لا يخبر به ....، حدیث: 31118-

صحابۂ کرام نے عرض کی:

یارسول اللہ! اس کی تعبیر علم ہے جو آپ کو عطا کیا گیا یہاں تک کہ آپ سیر ہو گئے اور جو بچ گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

آپ نے فرمایا:

تم نے صحیح (تعبیر) بیان کی۔"[1]

حدیث-[40]

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کا خواب اور اس کی تعبیر

عَنْ قَابُوسَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ: يَارَسُولَ اللهِ، رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ. قَالَ: "خَيْرًا رَأَيْتِ، تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتُرْضِعِيهِ" فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا أَوْ حَسَنًا، فَأَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَمَ. قَالَتْ: فَجِئْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، فَبَالَ فَضَرَبْتُ كَتِفَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

"أَوْجَعْتِ ابْنِي، رَحِمَكِ اللهُ"

ترجمہ:

حضرت قابوس سے روایت ہے کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کی:

"یارسول اللہ! میں نے خواب دیکھا گویا کہ آپ کا ایک عضو مبارک میرے گھر میں ہے۔ آپ نے فرمایا:

تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ فاطمہ کے یہاں لڑکا ہوگا تم اسے دودھ پلاؤ گی۔

چناں چہ حضرت حسن یا حسین کی ولادت ہوئی تو انھوں نے ان کو دودھ پلایا، (اس وقت وہ قثم کی زوجیت میں تھیں) اور وہ دودھ انھیں سے تھا۔

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اس بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

[1]۔صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، کتاب: إخباره ﷺ عن مناقب الصحابة، رجالهم ونسائهم، بذكر أسمائهم رضوان الله عليهم أجمعين، باب: ذكر أبي بكر بن أبي قحافة الصديق رضوان الله عليه ورحمته وقد فعل، حديث: 6854-

میں لے کر حاضر ہوئی اور ان کی گود میں رکھ دیا، بچے نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر مارا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم نے میرے بچے کو تکلیف دی، اللہ تم پر رحم فرمائے۔"[1]

[1]۔سنن ابن ماجہ، کتاب تعبیر الرُّؤیا، باب تعبیر الرُّؤیا، حدیث: 3923-

فہرست مضامین

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد، دکن